رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

Digitized by Khilafat Library

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۸ رمضان ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سر درد کا دورہ رہا۔ آج آنکھ میں ورم اور سُرخی اور جسم پر کھجلی کی شکایت ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج یکدم چکّروں کی وجہ سے خراب ہو گئی۔ اور بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا جس پر فوراً مسہل دیا گیا۔ اب بفضلِ خدا چکروں سے تو آرام ہے۔ مگر ضعف زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب خاص توجہ سے حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی نعمت اللہ صاحب کشمیر۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی۔ اور مولوی سید احمد علی صاحب علاقہ ضلع گجرات بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تراویح کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ ماہ صیام میں نمازِ تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد میں پڑھنی چاہیئے۔ یا پچھلی رات کو اُٹھ کر اکیلے گھر میں پڑھنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ "نماز تراویح کوئی جُدا نماز نہیں۔ در اصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے۔ اور یہ ہر دو صورتیں جائز ہیں۔ جو سوال میں بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرتؐ نے ہر دو طرح پڑھی ہے۔ لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس پر تھا۔ کہ آپ پچھلی رات کو گھر میں اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے" (بدر ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۷ء)

تراویح کے متعلق عرض کیا گیا۔ کہ جب یہ تہجد ہے۔ تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔ فرمایا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے۔ اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت ہے کہ آپ نے رات کے اول حصہ میں اسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی" (بدر ۶۔ فروری ۱۹۰۸ء)

اور مٹی ڈھونا اور ٹوکریاں برسرِ بازار سر پر رکھنا اور مسجدوں کی جھاڑو دینا اور کسی رخصت سے بھی ذاتی آرام نہ اٹھانا بلکہ پنشن کے بعد بھی مرنے کے لئے یہیں آبیٹھنا اور کام کرنا اور نوجوانوں کا دور دور خطرناک ملکوں میں بغیر کسی سرمایہ کے دیوانہ وار نکل جانا اور پھر لنگڑاوں لولوں اندھوں اپاہجوں اور عورتوں تک کا دن رات دعاؤں میں مصروف رہنا اور رونا اور چلانا کیا تمہیں اس میں ایک پگھلا دینے والی گرمی ایک جلا کر خاک کر دینے والی آگ اور ایک جذباتِ عشق و محبت کا طوفان نظر نہیں آتا؟ اور اگر نظر آتا ہے۔ تو پھر بتاؤ تحریکِ جدید کے ان مطالبات کو کس بنا پر معمولی سمجھ رہے ہو۔ یقیناً یہی احمدیت کی جدید زندگی ہے یقیناً یہی اسلام کا نیا احیاء ہے۔ اور یقیناً یہی عشق ہے۔ اور یقیناً یہی ایسا عشق ہے جو خدا تعالے کی محبت کا جاذب ہے ۔

خوب یاد رکھو کہ جب تک آخری آدمی تمہارا اندر داخل نہ ہوگا۔ تب تک باقی تمہارے لوگ بھی آرام اور فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پس خود اس میں داخل ہو۔ اور دوسروں کو بھی تحریص دو۔ یہاں تک کہ ایک فرد جماعت بھی ایسا نہ رہے۔ کہ کسی نہ کسی دروازہ سے وہ اندر داخل نہ ہو جائے۔ تب اور صرف تب تم کو من حیث الجماعت رحمت اور آرام اور کامیابی اور فلاح مل سکے گی ورنہ نہیں۔ اور تب حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام پر سے یہ تشویش اور تکلیفیں جو جماعت کی سستی کی وجہ سے لاحق ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں یہ سارے فتن اور امتحانات نازل ہو رہے ہیں دور ہونگی۔

کیا یہ بات تمہارے لئے قابلِ برداشت ہے۔ کہ وہ تو دو سال سے ایک کھانا کھا رہے ہوں۔ اور تمہارے دستر خوان پر طرح طرح کے کھانے کھائے جاتیں۔ وہ باوجود وصیت سے آزاد ہونے کے اپنے ہر مال کا کم از کم دسواں حصہ سلسلہ کے لئے پیش کریں۔ اور تم جو وصیت کے قواعد سے آزاد نہیں ہو۔ نہ تو وصیت کرو نہ اس کی قسطیں پوری ادا کرو۔ نہ اسے اس تنگی کے دنوں میں بلا سے لپ کرو۔ وہ تو مٹی کی ٹوکریاں اپنے دار السلطنت میں برسر بازار اپنے غلاموں کے سامنے ڈھوتے رہیں۔ اور تم اس وقت گھروں میں اپنے بوٹوں پر پالش کرتے رہو۔ اور اپنے ہاتھ صابون سے اس طرح صاف کر کے دھوتے رہو گویا مٹی کو ہاتھ لگانا بھی ایک ناقابلِ معافی جرم ہے۔ تم سے بڑے بڑے لوگ ریلوں میں تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ اور اپنا اسباب بلکہ دوسروں کا اسباب بھی سب کے سامنے اٹھا لینے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ مگر تم جب تک ایک آنہ فی قلی دے کر اپنا اٹاچی کیس نہ اٹھواؤ تب تک ذلت محسوس کرتے ہو۔ حضرت امیر المومنین تو اپنی اولاد کو قرآن اور حدیث اور دین کی کتابیں مدرسہ احمدیہ یا جامعہ میں پڑھوائیں۔ مگر تم اپنے لڑکے کو عربی بطور اختیاری مضمون کے بھی کالج میں لینے نہ دو۔ وہ سب سے پہلے ہر قسم کے چندوں میں شرکت فرمائیں۔ اور تمہارے ذمہ کئی کئی سالوں کے بقائے جمع ہو جائیں۔ اور پھر جو مانگنے جائے اس سے لڑو۔ بعض احمدی نوجوان تو بیکاری کے ڈر سے غیر ملکوں میں نکل جائیں۔ مگر تمہارے جوان اور بیکار لڑکے جن کے ناشتہ اور سوٹ بوٹ کا خرچ تمہاری تنخواہ سے بھی زیادہ ہے سوائے عہدۂ وزارت برطانیہ کے اور کوئی کام کرنا عار سمجھیں۔ اور سارے دن نرم اور گرم بستروں پر پڑے اینڈتے رہیں۔ بورڈنگ تحریکِ جدید کے چھوٹے چھوٹے بچے تو پچھلی رات کو مسجد مبارک میں آکر تہجد پڑھیں۔ مگر تم صبح کی نماز بھی سورج نکلے پڑھو۔ سر ظفر اللہ اور ان کی بیگم صاحبہ تو بھیک مانگ کر سینکڑوں روپیہ ریزرو فنڈ کے لئے مہیا کر دیں۔ مگر تمہارے لئے یہ کام باعثِ خفت سمجھا جائے غرض اس طرح نہ صرف تحریکِ جدید بلکہ احمدیت کے ہر مطالبہ کو دیکھو۔ اور اپنی شومیٔ قسمت پر روؤ اور نوحہ کرو۔ خدا تعالے تم کو ہدایت دے۔

کیا یہ ممکن ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین اور تمام جماعت صرف ایک تمہاری سستی کی وجہ سے ابتلاؤں اور مصائب کا شکار ہوتی رہے۔ اور بجائے شاہ راہ ترقی پر گامزن ہونے کے ساری عمر دشمنوں سے ہی لڑنے میں گذر جائے اور وہ بھی اس طرح کہ وہ تو ابراہیم کی طرح آگ میں ڈالے جائیں۔ مگر تم باہر کھڑے صرف تماشہ دیکھتے رہو۔ یقیناً وہی خدا جس نے ابراہیم پر اس آگ کو گلزار کر دیا تھا۔ وہ اس آگ کو بھی گلزار کر دے گا۔ کیونکہ یہ آگ

ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ مگر اس گلزار کو دیکھ کر تمہارا کیا حال ہوگا؟ کیا پھر تم اس گلزار میں داخل ہونے کی جرأت کرسکوگے حالانکہ آگ کے فتنوں کے وقت تم باہر کھڑے ہوئے صرف تماشہ دیکھ رہے تھے!!! پس دعا کرو اور سستیاں ترک کرو۔ اور قدم بڑھاؤ۔ اور جماعت کے کاموں میں شامل ہو۔ اور اپنے خلیفہ کا ہاتھ بٹاؤ۔ اور اس کی مدد کرو۔ تاکہ تم پر فضل اور رحمت کی بارشیں نازل ہوں۔ اے مومنو اگر تم خدا کی مدد کروگے۔ تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔

ربنا وسعت کل شیٔ رحمۃً وعلماً فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ربنا وادخلھم جنٰت عدن التی وعدتھم ومن صلح من اٰبائھم وازواجھم وذریتھم انک انت العزیز الحکیم وقھم السیأت ومن تق السیأت یومئذٍ فقد رحمتہ وذالک ھو الفوز العظیم آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ضرورتِ رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل اور شریف دیندار خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز ضروری اوصافِ حمیدہ سے متصف ہو۔ ان کی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے:۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

اصل بیاض نور الدین

یعنی حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ کی اسی سالہ طبی زندگی کے مجربات جلد اول مجلد ۲ بے جلد ۱

ایشیائی کتب خانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی پندرھویں قسط

خدا کا فضل اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ میں نے گذشتہ دنوں میں پانچ لجنہ کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس سے خدا کے فضل سے خاص بیداری اور خاص توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ ذیل میں دیگوں کے عطایا کی پندرھویں قسط کا اعلان کرتا ہوں۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۵۶	مائی کاکو صاحبہ پھوپھی صاحبہ مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ لنڈن	ایک دیگ	اپنی طرف سے	دیگ وصول شد
۵۷	چوہدری اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۵۵ گ ب ضلع لائلپور	ایک دیگ	اپنے والد چوہدری عبد العزیز صاحب مرحوم کی طرف سے	وعدہ
۵۸	میاں نور دین صاحب پسر میاں شمس الدین صاحب سوداگر چرم فیض باغ لاہور	ایک دیگ	اپنی والدہ مسمات اللہ جوائی صاحبہ کی طرف سے	لکھا ہے کہ روپیہ روانہ کر دیا ہے
۵۹	منظر حسین صاحب بھاگلپور	ایک دیگ	مریم خاتون صاحبہ کی طرف سے	۴۰ روپے وصول شد

اب صرف سترہ دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ اور اگر قادیان کی مرکزی لجنہ کی نو دیگوں کا وعدہ جلد موصول ہو گیا۔ تو صرف آٹھ دیگوں کا مطالبہ رہ جاتا ہے۔ اب میں اس پندرھویں قسط پر تبصرہ کرتا ہوں۔

(۱) اس قسط میں کسی لجنہ کا حصہ نہیں۔ (۲) صوبہ سرحد خالی ہے (۳) یو۔پی خاموش ہے (۴) بنگال خالی ہے۔ بہار میں سے ایک دیگ وصول ہوئی ہے۔ (۵) مشرقی افریقہ سے ابھی کوئی اطلاع نہیں آئی۔

اب جلسہ سالانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی بہترین کوشش فرمائیں۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان کے وعدہ کا میں منتظر ہوں۔ ایک دیگ کی قیمت جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے چالیس روپے ہے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور یہ لکھ دیا جائے کہ یہ رقم دیگ کی ہے۔ اور جو نام دیگ پر کندہ کرانا ہو اس کی اطلاع مجھے دی جائے۔

ناظر ضیافت۔ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک کا قائم شدہ مطبع ضیاء الاسلام

اس مطبع میں جسے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی کتب چھاپنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور جس میں سلسلہ کا روزنامہ "الفضل" چھپتا ہے۔ نہائت عمدہ چھپائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اللہ بخش سٹیم پریس کے مالکان کو بھی اسی پریس میں کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اور اس پر ان کو بھی فخر حاصل ہے۔ احمدی احباب اشتہار ٹریکٹ وغیرہ چھپوا کر فائدہ اٹھائیں۔

مینیجر مطبع ضیاء الاسلام قادیان

پیر فیض الحسن کی دھمکی بے اثر ثابت ہو گئی

خاکسار کے زیر تبلیغ علاقہ میں ایک گاؤں موضع فتو والی ہے۔ یہاں کے کچھ لوگ پیر فیض الحسن آلو مہاری کے مرید ہیں۔ یہاں دو گھر احمدیوں کے بھی ہیں۔ پیر جی مذکور نے اس خیال کے زیر اثر کہ مبادا میرے مریدوں پر بھی احمدیت کا اثر ہو جائے۔ ایک دفعہ اس گاؤں میں وعظ کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرا جو مرید مرزائی ہو جائے گا۔ وہ کوڑھی ہو جائے گا۔

پیر جی کی اس دھمکی کا مجھے اس وقت علم ہوا۔ جبکہ مجھے اپنے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں اس گاؤں میں آنے کا اتفاق ہوا۔ میں یہاں دو دن رہا۔ اور بارگاہ ایزدی میں درد دل سے دعا کی۔ الحمد للہ کہ پیر فیض الحسن کا ایک مرید طوق مریدی گلے سے اتار کر اس زمانہ کے فرستادہ کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ اور بخیریت اپنے سابقہ پیر کی مذکورہ بالا کرامت کو جھٹلا رہا ہے۔

خاکسار عنائت اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ علاقہ شکر گڑھ

سستی کمزوری۔ سرعت۔ جریان کی زبردست اکسیر

امرت بوٹی

جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کی زبردست اکسیر۔ قوت ہاضمہ کو درست کرتی اور پانی کی طرح بہتی ہوئی مردانہ طاقت کو دنوں میں اصلی حالت پر لے آتی ہے۔ مستورات کی تمام جسمانی کمزوریوں کو دور کرتی سیلان الرحم کے لئے اس کے مقابلہ میں ہرگز ہرگز آپ کو دوسری دوا نہیں مل سکتی۔ کمزور مستورات کے رنگ کو شگفتہ کرتی اور نکھارتی ہے۔ خوراک ۲۱ روزہ عہ

جسم کی بگڑی ہوئی مشین کو درست کرنیوالا

گولڈن رس

بہت سے احباب کے خطوط آنے پر گولڈن رس تیار کیا ہے۔ بیحد مقوی باہ۔ نامردی کو دور کرتا اور کمزور نسوں کو اصلی حالت پر لانے میں ایک اعلیٰ خوبی رکھتا ہے۔ قوت حافظہ کو اس قدر طاقت دیتا ہے کہ سالوں کی بھولی ہوئی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ مرغن غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے۔ خون پیدا کرتا بادی سے پھولے ہوئے جسموں کو اصلی حالت پر لاتا کمزور جسموں کو بیحد طاقت دیتا ہے۔ گولڈن رس کھا کر مکھن۔ گھی خوب کھائیں۔ ۲۰ خوراک عہ

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی پنجاب

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ میں محسوس کرتی ہوں۔ کہ اس دور میں نوے فیصدی میری بہنیں ایسی ہیں۔ جو اکثر پوشیدہ امراض میں مبتلا ہیں۔ اور اکثر اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ میں آپکو صحیح مشورہ دیتی ہوں۔ کہ عورتیں جس طرح صحیح طور پر عورتوں کی امراض کو سمجھ کر علاج کر سکتی ہیں۔ مرد ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو پشتوں سے ہمارے خاندان میں امراض مستورات میں استعمال کی جا رہی ہے۔ اگر آپ کو مرض سیلان الرحم یعنی سفید پانی خارج ہوتا ہے۔ ماہواری کھل کر نہیں آتے درد سے آتے ہیں۔ ماہواری بند ہیں۔ قبض رہتی ہے کبھی سر درد کبھی کمر درد ہوتا رہتا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ تو میں آپکو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری مجرب دوا سے خدا کے فضل کے ساتھ آپ ان امراض سے شفا حاصل کر سکتی ہیں اگر آپ کے اولاد نہیں ہوئی۔ تو یقیناً اس دوا کے طفیل خدا آپ کو اولاد جیسی نعمت سے مالامال کرے گا۔ میری یہ دوا اس وقت تمام ہندوستان میں فروخت ہو رہی ہے۔ اس دوا کا نام لذت ہے۔ قیمت خوراک مکمل ایک ماہ صرف ع۸ مقرر ہے۔ محصولڈاک ۸ر

آپ کی ہمدرد بہن: انچارج نجم النساء بیگم شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library

پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی گجرات کی خدمت میں درخواست

حسب ذیل درخواست ایم-بی- مڈل گرلز سکول گجرات کی آٹھ معلمات کی طرف سے جناب پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی گجرات کو بھیجی گئی ہے۔ امید ہے کہ وہ اس کو اسی قدر وزن دیں گے۔ جس کی یہ مستحق ہے۔ اور ایک قابل اور اپنے عملہ میں ہر دلعزیز خاتون کے خلاف شرارت پسندوں کو کوئی وقعت نہ دیں گے۔

جناب عالی

نہایت ادب سے گذارش ہے کہ ضمیمہ اخبار صداقت مورخہ ۸ نومبر میں ایک بے سروپا مضمون بعنوان "مزائیہ ہیڈ معلمہ صاحبہ کو سکول سے علیحدہ کردیا جائے" نظر سے گذرا۔ جس میں چند لڑکوں کی ایک کمیٹی کے سیکرٹری کی جانب سے ایک قرارداد پڑھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی۔ افسوس کہ بعض اسلام کو بدنام کرنے والے نام نہاد مسلمان محض کسی ذاتی عناد اور شرارت کی بنا پر ایک شریف اور دیانت دار مسلمان بہن کو تنگ کرنے کے لئے غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور پہلے بھی کئی بار ایسی حرکت کے مرتکب ہوچکے ہیں۔ کاش یہ لوگ ایمانداری سے کام لیتے اور اپنے نام کو بٹہ نہ لگاتے ہم خدا کی قسم کھا کر عرض کئے دیتی ہیں کہ یہ لوگ محض شرارت اور جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ موجودہ ہیڈ معلمہ صاحبہ نہایت شریف۔ ایماندار اور فرض شناس معلمہ ہیں۔ انہوں نے آج تک سکول میں کوئی کسی قسم کی مذہبی بات نہ خود کی۔ نہ کسی اور کو کرنے دی۔ بلکہ ہر ممکن طریق سے سکول ہذا کی بہتری اور ترقی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں۔ یہ ان کی محنت شاقہ کی برکت ہے۔ کہ آج وہ سکول جو کہ کسی وقت چراغ سحری کی طرح ٹمٹا رہا تھا۔ ضلع گجرات کے تمام سکولوں سے اول نظر آرہا ہے۔ ان کے وقت میں سکول نے بلحاظ طالبات و تعلیم و انتظام وہ فروغ پایا ہے۔ کہ قبل ازیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضور انور یقین جانئے۔ تمام طالبات اور پبلک ہیڈ معلمہ صاحبہ سے ہر طرح خوش ہے جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ تمام سکولوں سے ہمارے سکول میں طالبات کی تعداد زیادہ ہے۔ اور کبھی کسی نے ان کی شکایت نہیں کی۔ آپ ہماری حالت پر رحم فرماتے ہوئے انصاف فرمائیں۔ اور حتی الامکان شرارتوں کا انسداد کر کے ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

اسلام کی فضیلت پر لیکچر

۸ نومبر- آریہ سماج مجیٹھہ ضلع امرتسر کی مذاہب کانفرنس ہوئی۔ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا میں کون سا مذہب شانتی کا موجب ہوسکتا ہے۔ آریہ سماج نے دیگر مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ مگر سوائے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ احمدیہ کے کسی کا نمائندہ نہ پہنچا کارروائی جلسہ تین بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ مجاہد صاحب کو نصف گھنٹہ وقت دیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب نے ثابت کیا۔ کہ سوائے احمدیت یعنی اسلام اور کوئی مذہب امن کا موجب نہیں ہوسکتا۔ صدر صاحب جلسہ نے مولوی صاحب کی تعریف کی اور مبارکباد دی۔

خاکسار:- محمد الدین بھوماں وڈالہ

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپوائیے

کل خرچ معہ قیمت کاغذ

چار ہزار	دو ہزار	ایک ہزار	سائز
[illegible]	[illegible]	[illegible]	½٤ × ½٥
۵ — ۰	۲ — ۸	۲ — ۰	۹" × ½٥
۸ — ۰	۵ — ۰	۳ — ۸	۱۱" × ۹

ہر قسم کے نمونے اور نرخ بالکل مفت

کمرشیل سنڈیکیٹ نمبر ۱۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library

ایک دو تین

یہ نہایت عمدہ بے نظیر فینسی بوسکی ہے جس سے ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین قمیض تیار ہو سکتی ہیں اس کی چمک دمک خوبصورتی اور پائیداری اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ ولائتی سے بڑھیا قابل دید ہے قیمت ۹ گز صرف عہ معہ محصولڈاک۔

انعام۔ اگر آپ ۳۶ گز بوسکی خرید کرینگے تو ۴ گز بھیجکر صرف ۳۶ گز کی قیمت عہ دس معہ محصولڈاک لی جائیگی۔

ریشمی ململ یہ ایک نئی چیز ہے جو کہ حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ بالکل سفید۔ ملائم اور چمکدار ہے۔ کوئی دوسرا کپڑا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا پہننے میں مضبوط اور پائدار ہے ہر موسم کے لحاظ سے کارآمد ہے۔ ایک تھان ۱۸ گز کا ہوتا ہے جس سے چھ قمیض بن سکتی ہیں قیمت ۱۸ گز للعہ معہ محصولڈاک ۱۸ گز ململ مفت۔ اگر آپ ۷۲ گز ململ خرید کرینگے تو ۹۰ گز بھیجکر صرف ۷۲ گز کی قیمت معہ محصولڈاک اٹھارہ روپیہ معہ لی جائیگی۔

زنانہ گرم چادر خالص اون کی بنی ہوئی جس کے کنارے اور حاشیئے بیل بوٹوں سے مزین کئے گئے ہیں شریف بیگمات اور لڑکیاں سردیوں میں اس دلکش تحفہ کو نہایت شوق سے پہنتی ہیں طول ۳ گز عرض ½ ۱ گز قیمت سات روپے محصولڈاک ۱۱

گرم لیڈی اچکن یہ خالص اون کا بنا ہوا نہایت خوبصورت پانچ روپے کے جمپر کو مات کرتا ہے قیمت عہ محصولڈاک ۷

گرم کپڑا برائے کوٹ سادہ۔ دھاریدار۔ خانہ دار نہایت فیشن ایبل عرض ½ ۱ گز قیمت عہ فی گز محصولڈاک ۳ گز پر ۱۱

یاد رکھنا۔ کہ ۱۶ دسمبر کو عید مبارک ہے آپ ہر ایک قسم کا مال منگوا کر عید مبارک کی خوشی منائیں۔

المشتہر- مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۳ لودیانہ - پنجاب

دُنیا کا ہادیٔ اعظم

اور

آپ کی مدّاح غیر مسلم دیویاں

یوم سیرت النبی کے موقعہ پر غیر مسلم مردوں اور عورتوں میں تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ بالا نام کا رسالہ ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان نے مرتب کیا ہے جس میں آنحضرت صلعم کے بلند پایہ اخلاق - بے مثال شخصیت اپنوں سے محبت پرائوں سے الفت - دشمنوں سے رواداری بیریوں سے حسن سلوک اور عدیم النظیر احسانات پر روشنی ڈالی گئی ہے - اور رسالہ ہذا کی نمایاں خصوصیت یہ ہے - کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے - وہ سب کا سب غیر مسلم عورتوں کی زبان و قلم سے نکلا ہوا ہے - جن میں سے بعض آنحضرت صلعم کی ہم عہد ہیں - اور بعض زمانۂ حال سے تعلق رکھتی ہیں - بعض عرب کی ہیں بعض امریکہ و یورپ کی ہیں - اور بعض ہندوستان کی ہیں - اور یہ ایسی جدت اور خوبی ہے - جو انشاء اللہ تعالےٰ غیر مسلم مردوں اور عورتوں کے دلوں میں آنحضرت صلعم کے متعلق حسن عقیدت پیدا کرنے کا بہترین اور موثر ذریعہ ثابت ہوگی - ہمیں توقع ہے - کہ احمدی بھائی اور بہنیں اس دلنواز روح پرور اور وجد انگیز مضامین نظم و نثر سے لبریز رسالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے - جیبی سائز - کاغذ لکھائی چھپائی عُمدہ - حجم سو صفحہ ٹائیٹل دیدہ زیب مگر باوجود ان خوبیوں کے

بمبئی کی قیمت ایک روپیہ اور سو کی قیمت پانچ روپے

چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے - اس لئے بیرونجات کے دوست اور جماعتیں اپنے اپنے آرڈر جلد بھیجدیں - تاکہ وقت مقررہ پر انہیں رسالہ ہذا مل سکے ۔

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مفید عام گھڑیاں

تین عدد پر فی گھڑی ۱۲ آنہ چھوٹ

علاوہ محصولڈاک وغیرہ

نوٹ کر لیں تاکہ آرڈر میں آسانی ہو

ٹائم پیس ۴؎ - یہ وہی ریپٹر الارم ہے - جو چار روپیہ تک بک چکا ہے - اب ریڈیم کا ۴؎ روپیہ ہے

ٹائم پیس ۴؎ - یہ ریپٹر الارم بالکل بگ بین کا ہمشکل ہے - اس کی اصلی قیمت اب بھی ۸؎ ہے -

جیبی گھڑی ۶؎ - یہ معمولی گھڑی نہیں ہے - اصلی لیور مشین ہے، جو بل کی مضبوط قسم ہے -

جیبی گھڑی ۱۰؎ - یہ گھڑی موٹے گلاس کی بلکہ سکنڈ لیور مشین عمدہ جوئلوں سے مرصع قابل قدر چیز ہے

کلائی کی گھڑی ۱۰؎ - یہ گھڑی بھی اوپر والی گھڑی کی ہم صفت ہر لحاظ سے اچھی ہے

رولڈ گولڈ ۱۲؎

کم قیمت و کار آمد جیبی ۲؎ ریلوے ۳؎ جرمنی ریڈیم ۴؎ کلائی کی ۴؎ ریڈیم ۴؎ بڑھیا ۵؎ روپے سنہری قینچی ۵ روپے - بڑھیا قینچی ۶؎

ضروری نوٹ - عازمان جلسہ بھی ضرورت کا اظہار فرما کر اپنی امانت قادیان میں حکیم نظام جان صاحب یا میاں محمد یامین صاحب کتب فروش کی دوکان پر لے سکتے ہیں۔

حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو - پی

نورِ نظر

فرزند نرینہ

فرزند نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کو تحریر کیا تھا جو کہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض افادہ عام شائع کیا جاتا ہے

[illegible]

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

[illegible]

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں دیا تھا میرا تجربہ شدہ اور بعض اور لوگوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا - خان محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

یہ مجرب نسخہ اعلیٰ درجہ کا مصفّی خون و مقوی اعصاب و دماغ اور مرض اٹھرا دور کرنے یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے اسلئے ہم نے ان لوگوں کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے یا مرض اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے مطابق خاص اہتمام سے بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اسکی قیمت بہت صرف دس روپیہ رکھی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں

(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد زمین یا مکان) خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ نقشہ و اندازہ بنوانا نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں - انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا :

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجینیرس محلہ دار البرکات ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library

استاذی المکرم قبلہ ام حضرت حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات صحیح اجزاء سے مرکب

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضور مغفور سے مل سکتے ہیں!

Digitized by Khilafat Library

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سست پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درست گیا ہو۔ چہرہ بے رونق اور حافظہ کمزور ہو۔ اعضائے رئیسہ کمزور پڑ گئے ہوں کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے۔ دل میں خوشی اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے خوشی ہو جاتی ہے قیمت یکماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ بخار۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں اس کے لئے حکیم نظام جان شاگرد قبلہ ام نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے ان کا فیض عام کیا ہوا ہے جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں، اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرائیں جن کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے نصف منگوانے پر محصول ڈاک معاف اس سے کم عہ فی تولہ

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی۔ مشک زعفران کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسانی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مریضوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت یکماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کا فور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ درد سر۔ سر گھرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں اور کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اور معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کسی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی ایک روپیہ چار آنے

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکنے لگتے ہیں قیمت دو اونس شیشی بارہ آنے۔

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپے عگا

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے عگا

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت۔ قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۱۲ نومبر۔ گورنر صوبہ سرحد کے اس اعلان کے بعد کہ صوبہ سرحد کی کانگریس پارٹی سے تمام پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ صوبہ کے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے دفتر پر کانگرسی جھنڈا لہرایا گیا۔ آج پولیس کی ایک جمعیت نے اس دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور جھنڈا اتار کر لے گئی۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کے ایل گابا لاہور کے شہری حلقہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں بطور امیدوار کھڑے ہونگے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے کاغذات نمائندگی عدالت میں داخل کر دئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں کے قائد جنرل فرانکو نے فرانس اور روس کو تنبیہ کی ہے۔ کہ اگر کوئی جہاز حکومت ہسپانیہ کو اسلحہ پہنچانے کے لئے ادھر آئے گا۔ تو اسے تباہ کر دیا جائیگا۔

راولپنڈی ۱۲ نومبر۔ "کار سوزی" کی وبا راولپنڈی میں بھی پھیل گئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ شام صدر بازار میں ایک موٹر جلا دی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج پولیس نے اس سلسلہ میں دو اشتراکیوں کے مکانات کی تلاشی لی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔ تجارتی حلقوں اور سول لائینز میں جہاں موٹروں کی آمدورفت زیادہ ہے خفیہ پولیس کے آدمی متعین کر دئے گئے ہیں۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو مرکنٹائل بنک آف انڈیا سے ایک لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ کے غبن کا مقدمہ پیش ہوا۔ اس مقدمہ میں بنک کا ایک ہندو ملازم ماخوذ ہے۔ جو ۱۹۳۰ء میں بنک سے ایک لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ کی رقم اڑا کر فرار ہو گیا تھا۔ اسے اب چھ سال بعد پولیس نے پلنجر میں گرفتار کر کے کلکتہ بھیجا ہے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ سرخ قانون کی سرگرمیوں کے پیش نظر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے اس شخص کے لئے پانچ ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا ہے جو اس شخص یا ان اشخاص کے متعلق اطلاع دے کر انہیں گرفتار کرا سکے گا۔ جو لاہور میں لوگوں کی موٹروں اور کوٹھیوں کو آگ لگانے کے ذمہ دار ہیں۔

ٹوکیو ۱۲ نومبر۔ جاپان میں ایک جھیل کے کنارے ٹوٹ جانے سے ۳۰۰ خاندان کا ایک گاؤں پانی کے بے پناہ سیلاب میں بہ گیا۔ اور سوتے ہوئے بارہ سو اشخاص اس کی زد میں آگئے۔ اب تک ۳۰۰ نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ کل نئی دہلی میں انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے ریلوں کے مستقبل کے متعلق اظہار امید کیا۔ اور ریلوں کے ارباب اختیار کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ پبلک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی مساعی کو دوگنا کر دیں۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا بوجہ ناسازی طبع کانفرنس میں نہ آسکے۔ اس لئے ان کی تقریر سر گتھری رسل چیف کمشنر فار انڈین ریلویز نے پڑھ کر سنائی۔ جس میں تیسرے درجے کے مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے کا ذکر تھا اور ریلوے ملازمین سے عوام کے ساتھ سلوک پر گفتگو کی گئی تھی۔ اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ریلوے ملازمین کا عمدہ سلوک ہی وجہ ہندوستان میں ریلوں کے سفر کو زیادہ سے زیادہ ہر دلعزیز بنا سکتا ہے۔

امرتسر ۱۲ نومبر۔ گندم حاضر ۲ روپے ۱۳ آنے سے ۳ روپے تک گندم ماگھ ۲ روپے ۱۴ آنے ۳ پائی گندم چیت ۲ روپے ۱۴ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ نخود ماگھ ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۱۰ روپے۔ کپاس ۵ روپے ۹ آنے۔ سونا دیسی ۳۶ روپے ۶ پائی چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے

گاندھی دلنکا ۱۲ نومبر۔ کالی دیوی کے بت کو نذر آب کرنے کی رسم کے سلسلہ میں فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے پولیس کا سرکل انسپکٹر سپاہیوں کی ایک جماعت سے کر مسلمانوں کی مسجد کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ ایک جگہ پر اینٹیں پھینکیں گئیں۔ لیکن فساد کو روک لیا گیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے کلکتہ یونیورسٹی کی یہ سفارش منظور کر لی ہے۔ کہ کالجوں میں عسکری تعلیم بھی دی جائے۔

پشاور ۱۲ نومبر۔ وزیر داخلہ نے آج صوبہ سرحد کونسل میں بیان کیا۔ کہ حکومت نے خدائی خدمت گار جماعت کو ہرگز خلاف قانون قرار نہیں دیا۔

پیرس ۱۲ نومبر۔ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہسپانیہ کے جدید مرکز بارسیلونا کا محاصرہ کر لیا جائے گا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فیصلہ سے حکومت فرانس کے طرز عمل میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ جس نے ہسپانیہ کے متعلق عدم مداخلت کی حکمت عملی اختیار کر رکھی تھی۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ مسٹر اے پی ہربرٹ نے دارالعوام میں طلاق کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے جو شادی بل پیش کر رکھا ہے۔ آج دارالعوام میں دوسری خواندگی کے لئے ۱۲ کے مقابلہ میں ۷۸ آراء سے منظور ہو گیا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں قتل کے تازہ واقعات میں بعض مشہور شخصیتیں بیان کی جاتی ہیں ہنداے سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سابق شاہ الفانسو کا چچا زاد بھائی پرنس الفانسو آف بوربون کو میڈرڈ کے ایک جیل میں قتل کر دیا گیا ہے۔ ویلنشیا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جوز انتونیو کو جو ایک سابق ڈکٹیٹر کا لڑکا تھا۔ ایلکانٹے میں گولی سے اڑا دیا گیا۔ بلباؤ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریا اور ہنگری کے ہسپانوی قونصل۔ پیراگوئے کا ایک افسر اور ایک اطالوی فوجی افسر کو کورٹ مارشل کے بعد قتل کر دیا گیا۔

الہ آباد ۱۲ نومبر۔ ضلع کے معززین کا ایک اجلاس کمشنر الہ آباد ڈویژن کی زیر صدارت میو ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ شاہ جارج پنجم کی یادگار کے طور پر الہ آباد میں ایک تپ دق کا ہسپتال تعمیر کیا جائے چنانچہ اس غرض سے فراہمی چندہ کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) اسکندرون اور انطاکیہ کے متعلق جو یادداشت حکومت ترکیہ نے حکومت فرانس کو ارسال کی تھی۔ اس کا جواب دیدیا گیا ہے۔ حکومت فرانس نے ترکی کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ایک نمائندہ کانفرنس طلب کی جائے۔ جس میں شام ترکی اور فرانس کے نمائندے ہونگے۔ اور جو اس مسئلہ پر غور کریں گے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ لاہور میں سرخ قانون کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں آج دو اور کاریں جلا دی گئیں۔ ایک واقعہ میو ہسپتال میں ہوا۔ آتشزدگی کے واقعہ کی اطلاع پاتے ہی پولیس افسران موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور پولیس کے چند آدمیوں کو تعینات کر کے واپس چلے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ چند مقامی مدیران جرائد کو انقلابی پوسٹر موصول ہوئے ہیں۔ جن میں ان کے مکانات اور کاروں کو آگ لگانے کی دھمکی دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۲ نومبر۔ گذشتہ شب بھنڈی بازار کے قریب ایک اور مسلمان کو ہلاک کر دیا گیا اس کے علاوہ ایک ہندو پر چاقو سے حملہ کرنے کا واقعہ پیش آیا۔ جب سے فسادات شروع ہوئے ہیں۔ ۸۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ نومبر۔ تحریک مدح صحابہ کے اختتام پر گورنمنٹ نے آج ۱۰۰ والنٹیروں کو جو ضلع لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ اور سنٹرل جیل میں محبوس تھے۔ رہا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بعض سٹیشنوں سے سری نگر، مری اور ڈلہوزی تک ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں پر سفر اور ڈلہوزی سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بعض سٹیشنوں تک سڑک اور ریل کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں پر سفر کا طریق ۲؍دسمبر ۱۹۳۶ء سے منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور ۱۹۳۷ء میں ایسی تاریخ سے جس کی اطلاع بعد میں مشتہر کی جائے گی۔ پھر جاری کیا جائے گا۔

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

Digitized by Khilafat Library

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے لئے بیلنے چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل آٹا پیسنے کی بیل چکیاں۔ فلور ملز۔ چاولوں کی مشینیں۔ سیویاں۔ بادام روغن۔ قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

فہرست مفت

طلب فرمایئے۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

دواخانہ رفیق زندگی قادیان

کی تیار کردہ

دوائی اٹھرا

کے متعلق

حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ومفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا فرمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چونکہ یہاں کے دوا فروش جانتے ہیں۔ کہ طب میں جس حضرت مولانا شاہی حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہوں۔ اس لئے وہ اپنے بعض نسخوں کی تصدیق مجھ سے کرا لیتے ہیں۔ حکیم عبدالعزیز صاحب (مالک دواخانہ رفیق زندگی قادیان) نے جب استاذی المکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ نسخہ تیار کرنا چاہا جو کہ اٹھرا کی بیماری کے لئے مشہور ہے۔ تو اس کے سب اجزا مجھے دکھائے۔ اور میرے اطمینان کے لئے میرے سامنے ان سب ادویہ کو آپس میں ملایا۔ اور اس کے بعد تصدیق کے لئے مجھ سے یہ تحریر لی۔ اس نسخہ کے تاجر اور بھی ہیں۔ سو ان میں سے وہ کا تو میں خاص طور پر سربراہ اور نگران بھی ہوں۔ اور وہ حکیم نظام جان صاحب اور میرے دوست مرحوم حکیم عبدالرحمٰن صاحب کا بیٹا حکیم عبدالقدیر صاحب ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ اس نئے حکیم اور تاجر ادویہ کو بھی برکت دے۔ آمین (سید محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ)

سب دوا فروشوں سے کم اور رعایتی قیمت فی تولہ ۱ر تین تولہ سے زائد کے خریدار کو ۱۲ر تولہ مکمل نسخہ یک گیارہ تولے منگوانے والے سے آٹھ روپے نصف منگوانے پر چار روپے اور محصول ڈاک بھی معاف

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج قطعی طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس بہترین طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library

نیشنل لیگ قادیان کا کورڈے

قادیان ۲۲ نومبر کل صبح ساڑھے آٹھ بجے مجوزہ پروگرام کے مطابق کورڈے منانے کے لئے نیشنل لیگ قادیان کی کور کے والنٹیرز اپنے اپنے دستوں میں مارچ کرتے ہوئے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں پہونچے۔ جہاں تھوڑی دیر پریڈ ہوئی۔ اس کے بعد شہر کی طرف جلوس کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر و احمدیت زندہ باد لگاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ جلوس تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ٹھہر کر نظمیں پڑھتا۔ جن میں اسلام اور احمدیت کے لئے ہر قسم کی تکالیف اور مصائب اٹھانے اور قدم آگے ہی آگے بڑھانے کا ذکر تھا۔ جلوس پرانے بازار سے ہوتا ہوا بقر اڈہ خانہ اور گھماروں کی گلی سے گزر کر احمدیہ چوک میں پہونچا۔ اور پھر وہاں سے چل کر ریتی چھلہ کی مسجد کے عقب کے میدان میں ختم ہؤا۔ وہاں گیارہ بجے زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ جلسہ منعقد ہوا جس میں صاحب صدر اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان نے پرجوش تقریریں کیں۔ جن میں پولیس کی سہل انگاری اور کور کو ترقی دینے کے طریق اور کور کی غرض و غایت بیان کی۔ جلسہ تقریباً دو بجے بعد دوپہر تک رہا۔

فخرِ وطن پنڈت جواہر لال نہرو کا خیر مقدم

نیشنل لیگ سونگڑہ کی طرف سے!

سونگڑہ ۱۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) پنڈت جواہر لال نہرو آل اڑیسہ کانگریس کے پروگرام کے مطابق صرف دو دن کے لئے ہمارے علاقہ میں تشریف لائے اور صالح پور میں صرف نصف گھنٹہ ٹھہرے۔ باوجود وقت کی تنگی کے نیشنل لیگ کے ممبروں کو انہوں نے ملاقات کا موقع دیا۔ اور نیشنل لیگ نے چند مختصر الفاظ میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں جناب پنڈت صاحب اور دیگر حاضرین مجلس نے بہت محبت اور اخلاص کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

خاکسار سید اختر الدین احمد۔ احمدی صدر نیشنل لیگ سونگڑہ۔ کٹک

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اسوقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے۔

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

میڈرڈ (ہسپانیہ) کے ایک احمدی مجاہد کی

تبلیغ اسلام کے متعلق رپورٹ

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ میڈرڈ دارالسلطنت ہسپانیہ سے جہاں انقلاب پسندوں اور حکومت میں خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ تحریک جدید کے ایک مجاہد ملک محمد شریف صاحب کی ایک مفصل تبلیغی رپورٹ پہونچی ہے۔ جو ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء کی لکھی ہوئی ہے۔ اور سنسر ہونے کے بعد موصول ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائے گی۔ احباب رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں میں اپنے اس مجاہد بھائی کو یاد رکھیں۔ اور اس کی سلامتی اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے مضامین

امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے حسب ذیل تین مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک اور اس بارہ میں آپ کا مقدس اسوۂ حسنہ۔

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں

احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ان مضامین پر لیکچر دینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اہل قلم اصحاب انہی موضوعات پر مضامین لکھکر بہت جلد الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ خاتم النبیین نمبر میں شائع کئے جا سکیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعاء

۱۔ ملک فضل حسین صاحب مینیجر بکڈپو کو فالج کے شدید حملہ سے بفضلہ تعالیٰ بہت صحت ہے۔ لیکن تاحال سینہ اور سر میں شدید درد اور نقاہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم صحت کامل عطا فرمائے۔ خاکسار سید احمد علی۔ (۲) عزیزم محمد یحییٰ خان ایک ...

288

Digitized by Khilafat Library

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ رمضان ۱۳۵۵ھ

ضلع گورداسپور کے نئے حکام اور نیشنل لیگ قادیان

حال ہی نیشنل لیگ قادیان نے اپنے ایک جلسہ عام میں ضلع گورداسپور کے اعلےٰ حکام کی توجہ مقامی پولیس کے اس رویہ کی طرف مبذول کرائی ہے جو اس نے مولوی عطاء اللہ کے قادیان آکر مفسدانہ اور اشتعال انگیز حرکات کرانے کے موقعہ پر اختیار کیا۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پولیس کے جن ملازمین نے فرض ناشناسی کا ثبوت دیا۔ اور قابل مذمت رویہ اختیار کیا ہے ان سے باز پرس کی جائے۔

چونکہ پچھلے دنوں نیشنل لیگ قادیان نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ آئندہ نہ تو حکومت کے نمائندوں کو احرار کے ان مظالم اور اشتعال انگیزیوں کی طرف توجہ دلائے گی۔ جو قادیان میں جماعت احمدیہ کے خلاف وہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور نہ حکام سے انصاف کا مطالبہ کرے گی کیونکہ ان کے ایک لمبے عرصہ کے طریق عمل کو دیکھتے ہوئے۔ اسے ان سے انصاف کی قطعاً توقع نہیں رہی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اس کی اجازت فرمادی تھی۔ اور اس کا ذکر انہی ایام میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ اس لئے سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ اب پھر حکام کو کیوں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور نیشنل لیگ میں یہ تبدیلی کیوں پیدا ہوئی ہے۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حال ہی ضلع گورداسپور میں اعلےٰ حکام نئے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ اور وہ ایسے حکام ہیں۔ کہ ان کے متعلق جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہ عدل و انصاف کے متعلق نہایت اچھی روایات رکھتے ہیں موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے متعلق جو حالات ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ بتاتے ہیں۔ کہ آپ ایک انصاف پسند مظلوم کی مدد کرنے والے اور ایک اعلےٰ خاندان کے فرد ہیں۔ آپ جہاں بھی مقرر ہوئے وہاں آپ نے مظلوم کی امداد کی۔ اور ایسا کرتے ہوئے کسی کی پروا نہیں کی۔ آپ کے والد ایک کامیاب گورنر گزرے ہیں۔ اور آپ خود نہایت زیرک اور شریف انسان ہیں۔

اسی طرح سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس جو تبدیل ہو کر آئے ہیں ان کے متعلق گو ذاتی طور پر ہمیں کوئی واقفیت نہیں۔ لیکن وہ بھی چونکہ انگریز ہیں۔ اور بالکل نئے حالات میں آئے ہیں۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کسی قسم کی رو رعایت نہ کریں گے۔ اور کسی فتنہ باز کو شرارت کا موقع نہ دیں گے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب بھی نئے ہیں۔ آپ گو ان دونوں افسروں سے کسی قدر پہلے سے اس ضلع میں ہیں۔ آپ کچھ عرصہ تک قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی رہ چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں جو کچھ ان کے متعلق معلوم ہوسکا ہے۔ یہی ہے۔ کہ وہ بیدار مغز افسر ہیں۔ اور امن قائم کرنے کی حقیقی خواہش رکھنے والے افسر ہیں۔

یہ ہیں وہ حالات جن میں نیشنل لیگ قادیان نے اپنا رویہ بدلا ہے۔ اور حکام کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس ضلع کی ہی نہیں۔ اس صوبہ کی بلکہ اس ملک کی خوش قسمتی ہوگی اگر حکام نیشنل لیگ کی اس تبدیلی کی قدر کرتے ہوئے اپنے رویہ سے ثابت کردیں کہ اہم امور کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا اور ان سے انصاف کا مطالبہ کرنا بے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے اور ماضی کے تلخ واقعات کی اصلاح کرنے کے لئے کوئی راستہ نکال سکیں گے

نیشنل لیگ نے اس وقت حکام بالا کی توجہ جس معاملہ کی طرف مبذول کرائی ہے۔ وہ یہ نہیں۔ کہ مولوی عطاء اللہ صاحب قادیان میں کیوں آئے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے قادیان میں آکر اپنے ہمراہیوں اور دوسرے احراریوں سے جو اشتعال انگیز اور فتنہ و فساد پیدا کرنے والی حرکات کرائیں۔ ان کا مقامی پولیس نے کیوں انسداد نہ کیا۔ اور کیوں اپنے فرائض کی ادائیگی میں دیدہ دانستہ کوتاہی کی۔ نیشنل لیگ کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ قادیان کو جو احمدیوں کا مقدس مقام ہے۔ اس قسم کے مظاہروں سے پاک رکھا جائے۔ اور جن سرکاری افسروں کی چشم پوشی یا شمولیت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ ان کو سزا دی جائے۔

صدرِ احرار اور مہاشہ "پرتاپ"

بانیٔ آریہ سماج کے متعلق صدرِ احرار کے یہ اعلان کرنے پر کہ وہ گورنمنٹ کے پٹھو تھے اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ گئے ہیں۔ "ملاپ" نے پورے زور کے ساتھ ایک بار نہیں دو بار صدائے احتجاج بلند کی۔ اور بڑے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ لیکن اخبار "پرتاپ" جسے آریہ سماج کا سب سے بڑا محافظ ہونے کا دعوےٰ ہے نہ صرف اس بارے میں خاموش رہا۔ بلکہ اس موقعہ پر بھی احرار کی تعریف میں یوں مصروف رہا۔ کہ احرار ہندوستان کی تحریک آزادی کے حامی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی اس لئے مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کے خلاف ہے۔ لیکن آخرکار "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جی کو دوسروں کے کہنے پر صدرِ احرار کے متعلق مہرِ خاموشی توڑنی پڑی۔ مگر کہاں تو "ملاپ" کا وہ زور شور۔ جس نے احرار کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور کہاں مہاشہ کرشن جی کی لجاجت اور چاپلوسی۔ جس کے پیچھے سے خود غرضی جھانک رہی ہے۔ اول تو مہاشہ جی کو یقین ہی نہیں آتا۔ کہ صدرِ احرار نے بانیٔ آریہ سماج کو حکومت کا پٹھو اور تمام آریوں کو ان الفاظ میں جو خود پرتاپ نے شائع کئے ہیں "کتا" قرار دیا ہے۔ اور اگر کہا ہے۔ تو پھر دست بستہ یوں عرض کی ہے۔ کہ "میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ ان الفاظ کو واپس لے لیں"۔ یا پھر ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ فرمانے کی التجا کی ہے۔

اس کی وجہ ممکن ہے کوئی اور بھی ہو۔ جس پر گھر کا کوئی بھیدی روشنی ڈال سکے لیکن ایک تو صاف ہے۔ کہ مہاشہ کرشن آئندہ انتخاب میں پنجاب اسمبلی کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہورہے ہیں۔ اور ایسی حالت میں جبکہ ہندو مسلمان اخبار نویس ان کے خلاف یہ قرار داد پاس کرچکے ہیں۔ کہ "پنجاب کی اخبار نویس برادری اسمبلی کے لئے مہاشہ کرشن کے عزم انتخاب کو اس بناء پر ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ کہ اخبار نویس برادری کے ساتھ ان کی عام روش ہمیشہ سخت ناپسندیدہ رہی ہے"۔ مہاشہ صاحب کو اپنے حمایتی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور احرار سے بڑھکر ان کی مدد کون کرسکتا ہے۔ جن کی تعریف و توصیف میں خواہ مخواہ "پرتاپ" کے صفحات سیاہ کئے جاتے رہے ہیں۔ مہاشہ جی اتنے بھولے نہیں ہیں۔ کہ بانیٔ آریہ سماج کے خلاف صدرِ احرار کا ایک فقرہ سنکر اپنے مستقبل کی امید کو ملیا میٹ کرلیں۔ لیکن آریہ صاحبان کے لئے یہ بات ضرور قابلِ غور ہے۔ کہ احرار کی خاطر بانیٔ آریہ سماج کی توہین کی پروا نہ کرنیوالے مہاشہ کرشن کہاں تک ان کے

عشق و محبت

جماعت احمدیہ کی راہِ سلوک یعنی تحریکِ جدید کے انیس ۱۹ مطالبات

تحریکِ جدید کے تیسرے سال کا پہلا دِن ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء دوشنبہ ہے مُبارک دوشنبہ

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

ایک دن سوتے وقت جو مجھے موج آئی - یا یوں کہو - کہ لاڈ کرنے لگا - تو پلنگ سے اُتر کر زمین پر لیٹ گیا - اور یہ کہا - کہ اللہ میاں جب تک تو مجھ پر میری حقیقت اور تحریکِ جدید کی اہمیت ظاہر نہیں کرے گا - تب تک میں بستر پر قدم نہیں رکھوں گا - خیر ساری رات گزر گئی پچھلی رات کو حسبِ معمول اس جگانے والے نے مجھے جگایا - اور میں نے نماز سلام نہیں پھیرا تھا - کہ یہ سارا نظارہ چند منٹ کے اندر میری آنکھوں کے سامنے پھر گیا - اب جس نے میری ذلت و رسوائی دیکھنی ہو - اس میں دیکھ لے اور مجھ پر جو حقیقت میری اس آئینہ میں منکشف ہوئی ہے - وہ میں اب بھی پوری بیان نہیں کر سکتا - اور اسی طرح تحریک جدید کی اہمیت جس نے معلوم کرنی ہو معلوم کرلے - مجھے اس مضمون کے لکھنے کا خیال نہ تھا - مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے گزشتہ مشاورت کے موقعہ پر آخری دن والی تقریر میں فرمایا تھا - کہ :-

"میں بیمار ہوں - اور تحریک جدید اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے مجھے بتائی گئی ہے - پس احباب اس کی بابت تحریک جاری رکھیں - اور لوگوں میں اسے زندہ رکھیں اور اسلام کے ساتھ زندہ رکھیں نہ کہ رسمی طور پر - یا مغربی سپرٹ کے ساتھ اور ہمارے احباب جماعت بھی خود اس پر زیادہ غور کریں - اور جوش سے ساتھ عمل کی زیادہ تحریک کریں"

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

سو اس حکم کی تعمیل میں یہ مضمون احبابِ جماعت کے لئے پیش کرتا ہوں - اور میری بڑی سعادت اور خوش قسمتی ہوگی اگر اس تحریک کا کوئی عملی فائدہ تحریکِ جدید کو پہونچ سکے - بشرطیکہ ہمارے دوست اس کو بھی بین السطور پڑھیں اور اس کی تہہ تک پہونچنے کی کوشش کریں - اور اسے میرا قصہ نہ سمجھیں - کیونکہ جو حصہ میرے قصہ کا ہے وہ میں کھیلتے ہے - ان کو خود پہونچ جائے گا وُہ تمہارے لئے نہیں ہے - تمہارے لئے صرف وُہ مطلب ہے - جو اس کے اندر سے نکلتا ہے - اور وہ معانی ہیں - جو ان الفاظ کے اندر بطور رُوح کے ہیں -

وباللہ التوفیق -

میں نے دُور سے دیکھا - کہ ایک عظیم الشان مکان ہے - جو گول ہے - اور اس کے اُنیس دروازے ہیں - اور ہر دروازہ پر ایک دربان کھڑا ہے - خوفناک صورت اور نہایت مستعد اور دروازوں میں سے اس مکان کے اندر صرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے - خوفناک شعلے - اور دہکتے ہوئے انگارے - ایسے کہ اس کی حرارت باہر والوں کو بھی محسوس ہوتی ہے - اور وُہ مکان آدمیوں سے خالی ہے - صرف درمیان میں ایک شخص عمامہ اور کوٹ اتارے - قمیص کی باہنیں اوپر چڑھائے کمر کسے مزدوروں کی طرح ایک ہتوڑا لئے کھڑا ہے - اور اس کے آگے ایک آہرن رکھا ہے - جیسا لوہاروں کے آگے ہوتا ہے اور اس کا نام مالک ہے (مالک جہنم کے منتظم فرشتہ کا نام ہے - جو ظل ہے مالک یوم الدین کا) مکان کی چھت کے وسط میں ایک چمنی جیسی کارخانوں میں لگی ہوتی ہے - نکلی ہوئی ہے - اور اس پر یہ آیت لکھی ہے - وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا - یہ تو اس مکان کا نقشہ تھا - اور باہر میدان میں آدمی ہی آدمی تھے - مگر غور سے دیکھا تو سب احمدی - نہ کوئی غیر احمدی وہاں تھا نہ کوئی غیر مسلم - اور ایسی ہل چل - اور اضطراب اور بے قراری کا سماں تھا - کہ یہ معلوم ہوتا تھا - کہ سب شخص اس آگ میں کودنے کی تیاری کر رہے ہیں - اور اس جوش اور خوشی کے ساتھ کہ بیان سے باہر - اتنے میں مالک نے ایک بگل بجایا - اس بگل کا بجنا تھا - کہ لوگ حاتم طائی کے قصہ والے کوہِ ندا کی آواز پر دوڑنے والوں کی طرح اس آواز پر دیوانہ وار سامنے کے پھاٹک کی جانب بھاگے - اس طرح کہ کسی کو سر پیر کا ہوش نہ تھا - اور ایک دوسرے کو گراتے - دھکے دیتے اور کچلتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے - لیکن آواز ہر ایک کی زبان پر یہی تھی - لبیک - لبیک - لبیک - میں اس سین کو غور سے کیا دیکھتا - خود میرے دل کی کیفیت عجیب ہو رہی تھی - ایسا جیسے کوئی کھینچے لئے جاتا ہے - ایک حالت جنون کی سی - جو سب پر طاری تھی - کہ یکدم ایک بڑا پھاٹک جو باہر کے احاطہ کا تھا - آ گیا - وہاں سب ٹھہر گئے - دربان نے کہا - کہ جن کے ذمہ کوئی مالی بقایا نہ ہو - اور جنہوں نے اپنے سب بھائیوں کے سارے قصور معاف کر دیئے ہوں - اور دل میں ذرا بھی کدورت باقی نہ رکھی ہو صرف وُہ اندر چلے جائیں -

میں نے دیکھا - کہ اکثر اندر چلے گئے - مگر بعض رہ بھی گئے - اور ان کو باہر دیکھ کر میں خوف سے کانپ اُٹھا - مگر دربان نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اندر کر دیا - کہ وقت ضائع نہ کریں - پھاٹک بند کرنے لگا ہوں یہ لوگ جب اپنا حساب بے باق اور دل صاف کر دیں گے - تو ان کو اندر لے لیا جائے گا - میں شکر کرتا ہوا اندر گیا - اور ان تمام لوگوں کے ساتھ ایک طرف کو کھڑا ہو گیا - سب انتظار میں کھڑے تھے - کہ اب کیا ہوگا - کہ دوبارہ وُہی بگل بجا - اور اب کی دفعہ ہم لوگ پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ اس مکان کی طرف دوڑے - اور پہلے دروازہ پر پہونچ گئے اور ہر شخص مکان کے اندر گھسنے کے لئے بے تاب تھا :-

پہلا دروازہ سادہ زندگی

میں نے دیکھا - کہ اس دروازہ کی پیشانی پر لکھا تھا - سادہ زندگی - بہت سے لوگ یہ لفظ پڑھ کر ٹھٹک گئے - اور کسی کسی نے کہہ دیا - کہ لن نصبر علٰی طعام واحد - مگر بہتوں کو خصوصاً غرباء کو بے پوچھے دربان نے اندر داخل کر دیا - میرا دل بھی اندر جانے کو سخت بے قرار تھا - جلدی سے چاہا - کہ اندر جانے والوں کے ساتھ گھس جاؤں - کہ دربان نے میرا ہاتھ پکڑ لیا - اور کہا - تو کیونکر اس طرح آنکھ بچا کر اندر جا سکتا ہے - یہ تو تحریکِ جدید - کا پہلا مطالبہ پورا کرنے والوں کا دروازہ ہے - اور تُو تو فیل ہے میں نے کہا - کہ ایسا نہ کہو - مجھے اندر جانے دو - تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ میں نے اس مطالبہ کو پورا نہیں کیا اس نے فوراً اپنی جیب سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کا پرچہ الفضل کا نکالا - اور میرے سامنے میرا ہی لکھا ہوا مضمون جو تحریکِ جدید کے پہلے مطالبہ پر تھا - رکھ دیا - اور کہا - کہ اقراری مجرم ہو کر پھر تو ایسی باتیں کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library

میں نے نہایت عاجزی سے کہا - کہ اس کے بعد سے تو میں اس پر عامل ہوں - اور میں نے توبہ کر لی ہے - کہنے لگا
At The Eleventh hour?
کیا تم کو صرف چند دن ایک سالن کھانے پر اندر کا ٹکٹ مل جائے گا؟ ہرگز نہیں - کیا تم نے صرف ایک سالن کھانے کو فخر سمجھ رکھا ہے - حالانکہ یہ بات اوروں کے لئے ہو - تو ہو - مگر تمہارے لئے تو صرف سادہ زندگی بھی کافی نہیں - کیونکہ تم اس کلاس کے طالب علم ہو - جس کی بابت یہ حکم تھا کہ ؎

منہ دل در تنعمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگارِ من تہیدستان عشرت را

بس ہٹ جاؤ میرے سامنے سے - میں افسردہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا - اور اتنا سوال اس سے کیا - کہ تم اتنے سخت کیوں ہو - اس نے کہا - کہ غلاظ شداد کو جو ہوئے - میں نے کہا - کہ پھر یہ جہنم ہے؟ کہا - ہاں - مگر ایسا جہنم کہ جو اس میں داخل ہوگا - وہ اُس جہنم میں نہیں جائے گا - اور جو اس میں جانے والا ہوگا - وہ اس میں نہیں آئے گا -

یہ سُنکر میرے ہوش و حواس اڑ گئے میرے بدن کا رُواں رُواں کانپ اٹھا - کاٹو تو لہو نہیں بدن میں - اور میری روح خوف کے مارے لرز گئی - میں نے پوچھا کہ خدا کے لئے بتا - اب میں کیا کروں - مجھ میں اُس جہنم کی تاب نہیں - اس نے کہا - جا اگلے دروازوں کو دیکھ شاید کہیں سے راستہ مل جائے - میں بھاگا - اور بہت سے اور لوگ بھی جو باہر رہ گئے تھے - دوسرے دروازہ کی طرف بھاگے - وہاں پہنچے - تو اس کی پیشانی پر لکھا تھا:-

مطالبہ نمبر ۲ - امانت (جائداد)

کئی لوگ تو سیدھے اندر چلے گئے اور کسی نے ان کو نہ پوچھا - میں بھی یہاں پھرتی سے اندر داخل ہونے لگا - تو دربان نے بازو سے پکڑ لیا - اور کہا - پیچھے ہٹ - میں نے کہا - میں بھی اس مطالبہ کا ممبر ہوں - کہنے لگا - کہ پہلے تھا مگر اب نہیں ہے - تو نے پہلے ہی یہ لکھ کر دے دیا تھا - کہ جب تین سال کے بعد صرف پنشن تک اس کا ممبر رہ سکتا ہوں - اور پھر جب پنشن ہو گئی - تو تو نے ہمارے دفتر میں اطلاع دے دی تھی - کہ بس اب یہ معاہدہ آگے نہیں چل سکتا - اور ہم کو حکم ہے - کہ صرف اس کو اندر جانے دیں - جو اس پر عامل ہو تو اب عامل نہیں ہے - اس لئے یہاں سے ہٹ جا - میں نے نہایت عاجزی سے کہا - کہ میرے حالات ہی ایسے ہو گئے تھے - ورنہ میں ضرور اس معاہدہ کو جاری رکھتا - اس نے بڑی سختی سے کہا - کہ یہ بات **مالک** سے کہو - مجھ سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں - اب آگے چل - اور دوسروں کے لئے راستہ چھوڑ - میں بادلِ ناخواستہ کفِ افسوس ملتا ہوا وہاں سے ہٹا - اور لوگوں کو تیسرے دروازے کی طرف ہجوم کرتے ہوئے دیکھ کر ادھر کا رُخ کیا - وہاں پہونچا - تو اس دروازہ پر لکھا تھا:-

تیسرا مطالبہ یعنی دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب

یہاں دیکھا - تو بہت سے آدمی اندر دھکیلے جا رہے تھے - اور کئی ان میں سے میرے ساتھی تھے - میں بڑا خوش ہوا - مگر جونہی چاہا - کہ اندر قدم رکھوں - دربان نے مجھے گردن سے پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا - کہ تیرا یہاں کیا کام - میں نے کہا - کہ میں بھی ان لوگوں کا ساتھی ہوں - اس نے کہا - کہ ہوگا - مگر ہم کو خصوصًا تیری بابت حکم مل چکا ہے - کہ اسے ادھر سے نہ گھسنے دینا - میں نے کہا - کیوں میرا کیا قصور ہے کہا وہ حکم یہ ہے کہ اسے کہدینا - کہ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے - جن سے ہم گن گن کر روپے مانگتے ہیں - بلکہ ان میں سے ہے جن کا سب کچھ لینا چاہتے ہیں - اور جب تک تو اپنے تئیں دوسرے لوگوں میں سمجھیگا - اور کچھ گنتی کے پیسوں اور دراہم معدودہ کی حساب فہمی میں مشغول رہے گا - تب تک تجھے اندر جانا نہیں ملیگا چل ہٹ پرے ہو - میں وہاں سے دل شکستہ ہو کر آگے چلا - اور میرے دل کو کچھ ہونے لگا - مگر ایک بے قراری اندر جانے کی لگی ہوئی تھی - اور بگل کی دلکش آواز ابھی کانوں میں گونج رہی تھی - اس لئے پھر بقیہ لوگوں کے ساتھ بھاگا - اور اگلے دروازہ پر پہنچا جہاں لکھا ہوا تھا -

مطالبہ نمبر ۴ - تبلیغ بیرونِ ہند

اس دروازہ میں دو کھڑکیاں اندر جانے کے لئے تھیں - ایک پر لکھا تھا **ان نوجوانوں سے مطالبہ** جو غیر ممالک میں نکل جائیں - ان کو صرف کرایہ اور برائے نام خرچ ملے گا - وہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کریں - اور اپنا کام بھی کریں - میں نے اس کھڑکی کی طرف رُخ بھی نہیں کیا - کیونکہ کس سونہہ سے کرتا - جب شرائط ہی مجھ میں پوری نہ ہوتی تھیں - مگر اتنا کہا کاش خدا مجھے بھی توفیق دے - البتہ دوسری کھڑکی جس پر لکھا تھا - **چندہ برائے تبلیغ بیرونِ ہند** - اس طرف تیزی کے ساتھ بڑھا - جب کئی آدمی اس میں سے اندر داخل ہو گئے - تو میں نے بھی قدم آگے رکھا - ابھی بڑھا نہ تھا - کہ ایک مکّہ کسی نے چھاتی میں رسید کیا - کہ میں چکر کھا کر پیچھے کو گر گیا - دربان کہنے لگا - یہ جُرأت - ابھی تو دروازہ نمبر ۳ سے کیا گُھسنے لگا آیا ہے - وہی حکم ہم کو بھی ملا ہے - اور نمبر ۵ اور نمبر ۶ والوں کو بھی پہونچ چکا ہے بس اگر دھکّے نہ کھانے ہوں - تو وہاں بھی گھسنے کی کوشش نہ کیجیو - چل ہٹ یہاں سے - میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے - اور میں نے اپنی بے کسی - اور رسوائی پبلک میں دیکھ لی - مگر خیر آگے جانے والوں کے ساتھ ہو لیا - اور دروازہ نمبر ۵ پر پہونچا:-

مطالبہ نمبر ۵ - سکیم خاص تبلیغی

یہاں پہونچا - تو دروازہ اس کا عجیب سا تھا - یعنی سیخوں دار نہ تھا - جس میں سے اندر کا حال نظر آئے - بلکہ لوہے کی چادر کا تھا - کہ اندر کی کیفیت کچھ معلوم نہ ہوتی تھی - مگر دربان نے اسے تھوڑا سا کھول کر اس مد میں مدد کرنے والوں کو اندر داخل کر دیا - اور مجھے دُور سے ہی اس طرح گھور کر دیکھا - کہ پھر مجھے آگے بڑھنے کی جُرأت ہی نہ ہوئی - ساتھ ہی دربان نمبر ۴ کا کہنا بھی یاد تھا - اور اس کے مکّے کا درد بھی ابھی مٹا نہیں تھا - اس لئے حسرت سے اس دروازہ کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا - اور نمبر چھ پر پہونچا:-

مطالبہ نمبر ۶ - تبلیغی سروے

یہاں بھی دو کھڑکیاں تھیں - ایک **سروئیرز** کے لئے - اور دوسری **مالی امداد** دینے والوں کے لئے - پہلی میں سے چند سائیکل سوار معہ اپنی بائی سیکلوں کے بجلی کی طرح اندر داخل ہو گئے - اور میرا دل بھی ان کے ساتھ ہی - اور دوسری کھڑکی کی طرف رُخ کرنے کی مجھے ہمت نہ پڑی - کیونکہ پہلے ہی نوٹس مل چکا تھا - میں جلدی سے دروازہ نمبر ۷ کی طرف بھاگا کچھ اور لوگ بھی میرے ساتھ تھے - اور ملازمت پیشہ ان میں سے کہتے جاتے تھے کہ اس دروازہ سے ہمارا داخلہ ہوگا - میں بھی چونکہ ساری عمر ملازمت کرتا رہا تھا ان کے پیچھے پیچھے چلا - جب وہاں پہونچے تو وہاں یہ اعلان تھا -

مطالبہ نمبر ۷ - وقفِ رُخصت سہ ماہی معہ اخراجات

میرے ہاتھ پیر تو یہ سرنامہ پڑھتے ہی ٹھنڈے ہوئے شروع ہو گئے - بیسیوں ملازم لوگ جو پیچھے دروازوں سے دھکے کھاتے چلے آئے تھے - جھٹ اس راستہ سے داخل ہو گئے - اور میں ہاتھ ملتا باہر رہ گیا - دربان مجھ کو اس طرح دیکھ کر کہنے لگا - کہ تو نے کیا کیا تھا - میں نے کہا کئی وجوہات تھیں - مگر سب جھوٹی - ایک تو میں اپنی ملازمت کے آخری سالوں میں چھٹی نہیں لے سکتا تھا - دوسرے میں نیور سینتھا سے دائم المریض - کسی کو کیا تبلیغ کرونگا جب کوئی دوسرا بھی مجھ سے پندرہ منٹ بات کرے - تو میرا سر پھٹنے لگتا ہے - گرمی میں میں اپنی کوٹھڑی - بلکہ اپنی ٹب سے باہر نہیں نکل سکتا - اور دن رات بجلی کے پنکھے کے سوا موت نظر آتی ہے جاڑوں میں میں دروازوں کی درزوں میں کپڑے ٹھونستا پھرتا ہوں - گرمی سے میری جان نکلتی ہے - کیونکہ ۱۶ سال سے پسینہ نہیں آتا - اور مسام بند ہیں - اور جاڑوں سے میرا دم نکلتا ہے - کیونکہ نزلہ سانس اور کھانسی دم نہیں لینے دیتے - بارہ مہینے ہر روز سر درد سے لاچار رہتا ہوں - مجھے نہیں سمجھ میں آیا - کہ کس طرح اس مطالبہ ... کر آ ہو سکتا - اس لئے خواہ مخواہ شیخی مار کر خود بھی شرمندہ ہوتا - اور دوسروں پر بھی [illegible]

مجبوراً خاموش ہو رہا۔ ورنہ دل میں خواہش بھی تھی۔ اور خرچ بھی تھا۔ دربان مسکرایا کہ بس اب مجھے معلوم ہو گیا۔ اگر تو وہ ۳ ماہ کا خرچ ہی اپنی جگہ کسی مبلغ کے لئے دیدیتا۔ تو شاید آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ خیر بھول گیا۔ آدم کا فرزند ہی ہے نا۔ اب بھی کوشش کر شاید آئندہ سال تیری بہتری کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔ میں نے اس سے اتنا کہا۔ کہ یہ صرف امر واقعہ کا اظہار تھا۔ کہیں بیماری کو شکایت نہ سمجھ لینا۔ میں نے اس بیماری سے اتنا فائدہ اٹھایا ہے جتنا دس متصوف استادوں سے بھی نہ اٹھا سکتا۔ اسی نے مجھے صبر و رضا کی تعلیم دی۔ اس نے مجھے نئی نئی قسم کے ذہنی اور خیالی مجاہدات سکھائے۔ اسی نے مجھے دعا پر بھروسہ دلایا۔ اسی نے میرا توکل سند دل اور دواؤں اور علاج پر اٹھا دیا۔ اسی نے میرے بدن کے مسام بند کر کے روح کے مسام اس کے بدلے میں کھول دیئے۔ اور یہی میرے ذکر و فکر کا باعث ہوئی اور اسی کے طفیل مجھے عشق و محبت کی بابت کچھ لکھنے کی توفیق ملی۔ اور اسی کی وجہ سے دنیا سے انقطاع دلی میسر آیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ دربان یہ تقریر سنکر ہنسا اور کہا کہ بہکی بہکی باتیں نہ کرو۔ بلکہ راستہ خالی کرو۔ میں بقیۃ السلف کے ہمراہ آگے چلا۔ اور اگلے دروازہ پر پہونچا جہاں یہ لکھا تھا

مطالبہ نمبر ۸۔ وقف زندگی تین سال

یہ نوجوانوں کے لئے تھا۔ اور باہمت نوجوانوں کے لئے۔ وہاں دربان نے بہت سے آدمی منتخب کر لئے ہیں آگے بڑھا ہی نہیں۔ مگر جب وہ لوگ اندر جا رہے تھے۔ تو میرے دل کے اندر سے ایک دردناک چیخ نکلی۔ کہ کاش میں بھی آج نوجوان اور تندرست ہوتا۔ اس آواز سے باقی لوگ کچھ گھبرا گئے اور بعض نے کہا۔ کہ ہمارے دل میں بھی یہی بات تھی۔ جو اس نے پکار کر کہدی۔ خیر روتے پیٹتے اور آہیں بھرتے ہم آگے چلے تو اگلے دروازہ پر لکھا تھا۔

مطالبہ نمبر ۹۔ وقف رخصت موسمی

یہاں آکر میرا اور بھی بُرا حال ہُوا۔ جب مدرس اور جج اور ایسے ایسے نیک لوگ جو میرے دوست تھے اس دروازہ سے اندر داخل ہو گئے۔ ساتھ ہی کچھ زمیندار بھی جن کو فصلوں سے فرصت کے مہینہ میں تبلیغ کرنے کی سعادت ملی تھی۔ غرض یہاں تو میں نے دربان سے بھی بات نہیں کی۔ اور دل ہی دل میں اندر جانے والوں کو دیکھ دیکھکر آہیں بھرتا اور روتا رہا۔ اب میری ٹانگیں بلکہ امیدیں ٹوٹ چکی تھیں۔ مگر اندر جانے کی ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ بہر حال چلا اور اگلے دروازہ کے پاس پہونچا۔ اور جب اس کا یہ سرنامہ پڑھا تو رنگ زرد ہو گیا۔ اور سارا جسم برف کی طرح سرد

مطالبہ نمبر ۱۰۔ صاحب پوزیشن لیکچر دیں

دیکھا تو پہلے ڈاکٹروں کا ہی لفظ لکھا تھا۔ کہ یہ لوگ اپنے تئیں پیش کریں۔ تاکہ جلسوں پر ان سے لیکچر دلوائے جائیں اس دروازہ سے بہت تھوڑے آدمی اندر داخل ہُوئے اور میری صورت متغیر دیکھکر دربان نے پوچھا۔ کہ تجھے کیا ہوا۔ تجھے تو سب سے پہلے اندر جانا چاہیئے تھا۔ کیا تو صداقت احمدیت کا چشم دید گواہ نہیں ہے۔ کیا لاکھوں نشانات تیرے سامنے پورے نہیں ہوئے۔ کیا تو نے مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے ساتھ نہیں رہا کیا تو نے قرآن حدیث۔ اور کتب مسیح موعودؑ کا مطالعہ نہیں کیا۔ کیا تو اپنے تئیں اس سلسلہ کی صداقت کے پھیلانے کا ذمہ وار نہیں سمجھتا۔ میں خاموش ہو گیا۔ مجھ سے کھڑا نہ رہا جا سکا۔ بیٹھ گیا۔ اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگا۔ کہ یہ سب سچ ہے۔ مگر مجھے ابتدا سے پبلک مجالس میں بولنے اور لیکچر دینے کی عادت نہیں۔ میں مضمون کو ترتیب نہیں دے سکتا۔ تقریر نہیں کر سکتا۔ آواز نہیں ہے۔ دماغ نہیں ہے۔ حاضر جوابی نہیں ہے۔ حافظہ نہیں ہے۔ غرض تقریر کے فن میں جو جو باتیں درکار ہیں۔ وہ ایک بھی مجھ میں نہیں ہے۔ بلکہ اب تو تقاضائے عمر اگر کچھ ذہن میں بات ہو بھی تو وہ فوراً بھول جاتی ہے۔ اور نسیان کی وجہ سے بعض دفعہ فقرہ واحد کے

صیغہ سے شروع کرتا ہوں اور جمع کے صیغہ پر ختم کرتا ہوں۔ کیا کروں۔ کاش کہ میں اب اس عمر میں کسی سے یہ کام سیکھ سکتا۔ مگر بڈھے طوطوں نے بھی کہیں پڑھا ہے؟ وہ منہ بنا کر کہنے لگا۔ سچا عشق ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اور پھر میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور کہا۔ کہ آگے چل یہاں نہ بیٹھ۔ میں اپنی بدقسمتی اور حرمان پر بادیدۂ گریاں قلب بریان آگے چلا۔ جہاں یہ لکھا تھا۔

مطالبہ نمبر گیارہ

ریزرو فنڈ پچیس لاکھ

بہت سے لوگ دوڑتے کودتے اس دروازہ میں سے اندر گئے۔ مگر میری قسمت میں وہی لکھا تھا۔ جو پہلے گذر چکا ہے۔ میں بھی اب Desperate ہو چکا تھا میں نے دربان سے کہا۔ کہ مجھے یہاں سے گذر جانے دے۔ میں نے دونوں دفعہ تحریک کے وقت کچھ رقم داخل کی ہے۔ اور پہلی دفعہ تو وہ معقول رقم تھی۔ اس سے زیادہ جو کمی اندر جانے والوں نے دی ہے۔ جواب ملا کہ واہ! کچھ روپے پہلے داخل کرائے تھے۔ مگر وہ کئی تیری حیثیت والوں سے بہت کم تھے۔ اور اب کے دوسری دفعہ صرف سوا روپیہ۔ یعنی ایک روپیہ اور ایک چونی۔ ڈوب مرنے کی جگہ ہے۔ صرف نام کرنے کو کرتا۔ پھر مجلس مشاورت میں حضور سوال کر بیٹھیں۔ تو کھڑے ہونیوالوں میں تو شامل ہو جاؤں پچیس لاکھ فنڈ میں۔ سوا روپیہ! اگر چلو بھر پانی میں ڈوب کر مر جائے۔ تو بہتر ہے بہ نسبت اس کے ذکر کے۔ افسوس ہے تجھ پر۔ اور دور ہو میرے سامنے سے ورنہ دھکے دیکر باہر والے پھاٹک سے بھی پرے نکال دونگا۔ میں نے اپنی حقیقت کو پا لیا۔ اور روتا دھوتا آگے کو چلا۔ میرا دل

غم سے بھر گیا۔ اور میری ذلت کو آسمان کے فرشتوں نے بھی محسوس کر لیا۔ اور میرے ساتھی جو وہاں تھے۔ انہوں نے بھی سخت حقارت سے میری طرف نظر ڈالی۔ مجھے زمین گنجائش نہ دیتی تھی۔ کہ میں اس میں سما جاتا۔ اور آسمان کی طرف سے شرم شرم کی آوازیں میرے کان میں آ رہی تھیں۔ جو یک دم باقی جماعت دروازہ نمبر بارہ کی طرف بھاگی۔ اور میں بھی پاگلوں کی طرح ان کے پیچھے پیچھے۔

مطالبہ نمبر ۱۲

پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں

جب اس مطالبہ کو میں نے پڑھا تو دیکھا۔ کہ ایک جماعت اس دروازہ سے تیر کی طرح اندر جا رہی ہے۔ خان صاحب فرزند علی ان میں پیش پیش تھے۔ اسی طرح خان صاحب برکت علی۔ بابو سراج الدین۔ بابو محمد اسمٰعیل اور چودھری صادق علی وغیرہ وغیرہ مجھے چودھری صادق علی پر سب سے زیادہ رشک آیا۔ جب یہ لوگ جب اندر جا رہے تھے۔ تو میں بھی ایک عذر بنا کر اور ان میں مل جل کر دربان کے دوسری طرف سے ہو کر اندر داخل ہونے لگا۔ ابھی قدم اندر رکھا بھی نہ تھا۔ کہ اس نے منہ پر ایک تھپیڑا ایسا لگایا جس نے مجھے چکرا کر گرا دیا۔ میرے دانت ہل گئے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔ آخر دربان نے گھسیٹ کر مجھے دروازہ سے پرے ڈال دیا۔

فون نمبر ۳۵۰۶
قدرتی طریقہ علاج کی بہترین دلنشانی دوا
جامع قدرتی
جلد آرڈر سپلائی ہو
وقت ... کا انتظار
مصنفہ ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر علاج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات و ایک و جرمنی کے وسیع معلومات کا نچوڑ ہے قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن کے ہر قسم کے دیرینہ و پوشیدہ امراض مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے۔
دی نیچر کیور کلینک ۱۴ نسبت روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library

290

یں بھی اب ایسا ڈھیٹ ہو چکا تھا کہ غل مچا دیا - کہ مار دیا - مار دیا - مار دیا - دربان نے کہا - یہاں یہ ہتھکنڈے کام نہیں آسکتے - تو یہ بتا - کہ تو جو پنشن لے کر آیا ہے - تو نے اپنے تئیں خدمت کے لئے کیوں نہیں پیش کیا - میں بھی جھلایا ہوا تھا - کہنے لگا - پہلے تو میں بیماری کی رخصت پر آیا تھا - پھر گرمیاں سخت پڑنے لگیں - پھر اپنی بیماری کی وجہ سے مسجد تک تو جا نہ سکتا تھا - اور جمعہ تک تو بعض دفعہ ناغہ کرتا تھا میں کس طرح ایسی دھوکہ بازی کرتا - اس نے کہا - کہ پھر اب ؟ میں نے کہا کہ میں نے پوری نیک نیتی کے ساتھ اپنا دشمن بن کر اس کے بعد سوچا - کہ تو کیا خدمت کرسکتا ہے - معلوم ہوا - کہ کوئی دفتر کا کام نہیں کرسکتا - جہاں چند گھنٹے جم کر بیٹھنا پڑے - کوئی لیکچر نہیں دے سکتا - سردی گرمی میں بے وقت باہر نکل نہیں سکتا - جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کرسکتا - مدلل دفتری تحریر نہیں لکھ سکتا - سخت ضعف دماغ کی وجہ سے کوئی سکیم نہیں بنا سکتا - سمجھ سوچ نہیں سکتا - اور کوئی انتظامی کام نہیں کرسکتا - نہ اس کی قابلیت رکھتا ہوں غرض ہر طرف سے ناامیدی دیکھی - تو دعا کی - صرف ایک راستہ نظر آیا - وہ یہ جب طبیعت اچھی ہو - اور خدا کا فضل ہو - تو کوئی دینی مضمون شائع لکھ سکوں - اور وہ بھی فرمائشی نہیں - بلکہ خاص اوقات کے دل کے اندر سے نکلے ہوئے - اس لئے خوب سوچ سمجھ کر - اور سارے راستے دیکھ کر میں نے اس حال کو ظاہر کرنا بھی مناسب نہ سمجھا - اور خود ہی دعا کرکے اور منشائے الٰہی پاکر الفضل میں مضامین کا سلسلہ جاری کر دیا - پہلے ذکر و فکر لکھا کرتا تھا - اب عشق و محبت لکھا کرتا ہوں - گویا ابتدا میں تو کچھ عقل درست بھی تھی - اب وہ بھی نہیں رہی - اور میرے اپنے عزیز ہی مجھے

Dangerous Thinking اور Dangerous Living کا الزام دینے لگے - بلکہ پاگل کہنے لگے دربان بولا - یہاں مضمون نویسی کا سوال نہیں - بلکہ سوال یہ ہے - کہ تحریک جدید کا مطالبہ کیونکر پورا کیا - میں نے جرأت کرکے کہا - کہ میں نے خیال کیا - کہ یہ بھی تحریک جدید ہی کی ایک شاخ ہے - یعنی لوگوں کو تحریک دے کر مزید قربانیوں کے لئے آمادہ کرنا - اور نفاق کی رَو کو عشق و محبت کے سیلاب سے روکنا اور اس کی اصلاح کرنا - اور یہی میری نیت تھی - اور اتنے کام سے بھی مجھے سخت کوفت ہو جاتی ہے - اس نے کہا - نیتوں سے ہم کو علاقہ نہیں - ممکن ہے - تیرا خیال ٹھیک ہو - مگر جب تک اندر والا افسر اس کو تسلیم نہ کرے گا - اور ہمیں کہہ نہیں دیگا ہم کچھ نہیں کرسکتے - ہمیں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی - اور کیا تجھے شرم نہیں آتی - کہ جن چیزوں کو تو دعا کا نتیجہ بتاتا خود بخود اندر سے نکلی ہوئی کہتا ہے - ان کو اپنی طرف منسوب کرکے اپنے آپ کو کریڈٹ کیوں دیتا ہے - وہ تو تیری کوشش کا نتیجہ ہی نہیں ہیں - پھر تجھے ان کا اجر کیونکر ملے - چلو ہٹو - دور ہو یہاں سے - میں اپنی گرد جھاڑتا ہوا اٹھا - مگر سخت بددل - سخت پژمردہ - میرا دل اس وقت رو رہا تھا کہ ہائے یہ کام بھی مقبول نہ ہوا - ہائے حسرت وائے بدنصیبی یا تھی بھی اب تھوڑے سے رہ گئے تھے - کہ افتاں و خیزاں کسی موہوم امید پر اگلے دروازہ کا رخ کیا - جہاں یہ بورڈ لگا تھا :-

مطالبہ نمبر ۱۳ - طلباء کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں

میں نے غنیمت سمجھی - اور چند آدمیوں کے ساتھ اندر جانے لگا - ہٹو او کالی ٹوپی والے روسیاہ - میں جھجک کر پیچھے ہٹ گیا دربان نے کہا - کہ تم کیونکر اندر جاسکتے ہو کیا تم نے اپنے لڑکے باہر سے یہاں تعلیم کے لئے

بھیجے تھے - میں نے کہا - نہیں - اس نے کہا پھر تمہارا اس مطالبہ سے کیا تعلق - بلکہ تم الٹے مجرم ہو - تم تو اب یہیں آگئے ہو - اور یہاں آکر لڑکوں کو مدرسہ میں داخل کرا دینا کوئی تعریف کی بات نہیں ہے - بلکہ مجبوری ہے - تم نے لڑکوں کو تو پڑھانا ہی تھا - پہلے گوجرانوالہ میں پڑھتے تھے - اب تمہارے یہاں آنے سے یہاں پڑھنے لگے - اگر وہاں سے بھیجتے تو شائد تم کو اندر جانے کی اجازت مل جاتی - اور وہ بھی تہجد پڑھ کر اور قرآن کا ترجمہ سیکھ کر امیدواران عشق میں داخل ہو جاتے - مگر یہاں آکر تم نے یہ اور غضب کیا - کہ چھوٹے لڑکے کو صرف ایک کلاس کی ترقی کا فائدہ دیکھ کر ڈی - بی سکول میں داخل کرا دیا - اور تعلیم الاسلام سکول میں نہ بھیجا - میں نے کہا - کہ اسے اس مارچ میں سال ختم ہونے پر اٹھا لینے کا ارادہ ہے - ایک سال کی بچت کی لالچ سے یہ نامعقول حرکت مجھ سے ظہور میں آئی - اس نے کہا - اب تو تم خود اقراری مجرم ہو چلو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ - میں مایوس ہوکر آگے چلا - اور دروازہ نمبر ۱۴ پر پہنچا رفیق الطریق بہت کم رہ گئے تھے - ان کے پیچھے میں تھا - اور میرے دونو لڑکے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے ::

مطالبہ نمبر ۱۴ - صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کو سلسلہ کی خدمت کیلئے پیش کریں

جب اس دروازہ پر پہنچا - تو پھر اپنے جنون میں ان لڑکوں کو لے کر بعض دوسرے لوگوں کے ہمراہ اندر داخل ہونے کی کوشش کی - کہ وہی پچھلا معاملہ یہاں پیش آیا - میں نے کچھ بولنا چاہا - تو دربان نے سختی سے کہا کہ بک بک مت کر - پیچھے ہٹ - اور سیدھا کھڑا ہو جا - قہر درویش برجان درویش میں پیچھے کھڑا ہو گیا - اور کہنے لگا - کہ میں اس لئے آگے جانا چاہتا تھا - کہ کم از کم ایک لڑکا تو خدمت دین کے لئے نذر کر دوں دربان زہر خندہ ہنسا - اور کہنے لگا - کہ

اچھا یہ تو بتا - کہ اب اس کا کیا فائدہ - کیا تو اپنے تئیں اب بھی صاحب حیثیت سمجھتا ہے - میں نے کہا - اب تو نہیں - وہ بولا - پھر کیوں آگے بڑھتا ہے - جب تو اس جماعت میں سے نکل گیا - تو خواہ مخواہ شیخی کیوں دکھاتا ہے - میں نے کہا - میں سلسلہ کے کسی کام نہیں آیا - تو یہ تو آسکتے ہیں - ان میں سے ایک کو لے لو جسے چاہے شاید کہ یہ بات ہی میری مغفرت کا باعث ہو جائے میں تم سے کوئی امداد نہیں مانگتا - صرف منظوری کی دقعت مانگتا ہوں - اور یہ کہکر میں رونے لگ گیا - اور ایک لڑکے کو اندر کی طرف آگے دھکیلنے لگا - دربان نے کہا - ہمیں اجازت اجتہاد کی نہیں - جا تو اور یہ تیرے لڑکے بھی میرے سامنے سے ہٹ جائیں - ورنہ میں سختی استعمال کرونگا میری دل کی گہرائیوں میں سے ایک آہ نکلی - اور دونوں لڑکے بھی رو پڑے - یہاں تک کہ جو لوگ میرے آس پاس کھڑے تھے - وہ بھی آبدیدہ ہو گئے - کہ اتنے میں اوپر کی طرف سے ایک آواز آئی - کہ "تیرے تو دونوں لینے ہیں" - میں نے جلدی سے دونوں کو دروازہ کی طرف دھکیل دیا - شاید وہ آواز دربان کے کان میں بھی پڑ گئی ہوگی - جو وہ بھی کچھ بدحواس سا ہو گیا - اور اس نے دروازہ کھول کر جلدی سے ان کو اندر داخل کر دیا - لیکن جھٹ پٹ پھر دروازہ بند کر دیا - میں نے کہا - کہ اب تو یہ اندر چلے گئے - مجھے بھی خدا کے لئے ان کے پیچھے پیچھے جانے دو - اس نے کہا - تجھے اس لئے نہیں جانے دیتے کہ تو نے یہ لڑکے ہمارے مطالبہ پر پیش نہیں کئے تھے - بلکہ ان کی منظوری براہ راست کسی کی طرف سے آئی ہے - اور یہ ہم نے خود لے لئے ہیں - تیرا اس میں کچھ دخل نہیں چل دور ہو اے مردود - میں اگرچہ وہاں سے سخت آہ و زاری کرتا ہوا چلا - مگر ایک خوشی کی لہر بھی میرے اندر تھی - اور وہ رونا آدھا غم کا - اور آدھا خوشی کا تھا - غرض اسی طرح باحال تباہ روتا ہنستا دروازہ نمبر ۱۵ پر پہنچا ::

Digitized by Khilafat Library

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا ہر انسان کو ہردلعزیز بناتا ہے
انارکلی لاہور

مطالبہ نمبر ۱۵۔ بیکار باہر نکل جائیں

یہ پڑھتے ہی میں نے محسوس کیا۔ کہ میں بھی بیکار ہوں۔ اور تمام قادیان میں مجھ سے زیادہ کوئی بیکار نہیں۔ اتنا کام بھی تو نہیں کرتا۔ کہ گھر کے لئے گوشت ترکاری یا کوئی سودا سلف بھی خود خرید سکوں۔ اور باہر نکل جانے کا سوال میرے لئے ناممکن تھا۔ اس لئے میں اس دروازہ سے دُور دُور ہی رہا۔ اور افسوس کرتا رہا۔ کہ کاش مجھ میں برکلش کی ہی ہمت ہوتی۔ تو سلسلہ کے لئے کچھ کماتا اور کسی دور دراز ایشیائی ملک میں نکل جاتا۔ اور اس طرح کچھ تو خدمتِ دین کر سکتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہُوا آگے چلا۔ دیکھا کہ ساتھی ہر دروازہ پر کم ہوتے جاتے تھے۔ اور آخری منزل نزدیک آتی جاتی تھی۔ میرا دل یہ حال دیکھکر بیٹھ گیا۔

مطالبہ نمبر ۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا

یہ دروازہ دیکھکر میں جلدی سے آگے بڑھا۔ اور سیدھا بغیر دربان کے استصواب کے اندر گھسنے لگا۔ مگر بدقسمتی بھی ساتھ ساتھ ہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر روک لیا۔ میں نے کہا۔ کہ میں تو کسی کام کو عار نہیں سمجھتا۔ پاخانہ۔ پیشاب اور پیپ لہو میں ہاتھ بھرنا میرے دن رات کا کام ہے۔ خدا کے لئے یہاں سے تو مجھے اندر جانے دو۔ اس نے کہا۔ بتا کیا تو نے قادیان کی سڑکوں پر مٹی ڈالی ہے یا لوکری ڈھوئی ہے۔ یا نالیاں صاف کی ہیں۔ یا گڑھے بھرے ہیں۔ یا لنگرخانہ میں مزدور بنکر کام کیا ہے۔ یا مسجدوں کی صفائی کی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ بس پھر آپ تشریف لے جائیں۔ اور مجھے اپنا منہ نہ دکھائیں۔ میرے دل میں جو عذر تھے۔ یا جو کام میں نے اپنے ہاتھ سے کئے تھے۔ وہ بھی شرم کے مارے پیش نہ کر سکا۔ اور وہاں سے کسی مخفی اور جھوٹی امید پر آگے چلا۔ مگر میرے چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اور ساتھ ہی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

مطالبہ نمبر ۱۷

بے کار چھوٹے چھوٹے کام بھی کرلیں

یہاں پہونچکر میں نے آگے بڑھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ دور ہی کھڑا رہا۔ کیونکہ کوئی جھوٹا بہانہ بھی میرے پاس اس پر عملدرآمد کرنے کا نہ تھا مگر دربان نے خود ہی مجھ سے کہا۔ کہ افسوس ہے۔ کہ تجھے اس دروازہ سے بھی آنے کی اجازت نہیں۔ تیرے پاس تو ایک شریف پیشہ موجود ہے۔ کیوں نہیں بیماروں سے پیسہ دو پیسہ آنہ دو آنہ۔ اٹھنی روپیہ لیتا رہا۔ اور تحریک جدید کے خزانہ میں یا ہسپتال ہی کے فنڈ میں ان کو داخل کراتا رہا۔ تیرے لئے تو یہ بات سب سے زیادہ آسان بلکہ قابل عزت تھی۔ میں اس کی سمجھ پر حیران رہ گیا اور کچھ ڈرتے ڈرتے عذر کیا۔ کہ مجھ کو ان باتوں کی عادت نہ تھی۔ اس لئے کبھی خیال نہیں آیا۔ آئندہ انشاء اللہ اگر خدا تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو ضرور اس پر عمل کرونگا۔ اس نے کہا۔ کہ آئندہ عمل کرو گے۔ تو آئندہ یہاں بھی آجانا اب تو یہاں سے ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھائیے۔

مطالبہ نمبر ۱۸

قادیان میں مکان بنانا

بس یہاں پہونچنا تھا۔ کہ میں تو اچھلنے کودنے لگ گیا۔ کہ الحمد للہ اب میدان مار لیا۔ تو چلو اندر چلیں پس اندر جانے کی ایک بیقراری لگی ہوئی تھی۔ سب لوگوں کے آگے آگے فخریہ ہو لیا۔ اور بہت اکڑ اکڑ کر چلنے لگا۔ دہلیز پر قدم ہی رکھا تھا۔ کہ دربان نے کان پکڑ کر ایک طرف کھینچ لیا۔ اور باقی مکان بنانے والوں سے کہا۔ کہ آپ صاحبان اندر چلے جائیں۔ یہ نہیں جا سکتا میں حیران تھا۔ کہ کیا کہوں۔ آخر بڑے غصہ سے بولا۔ کہ بھائی صاحب آپ کو معلوم نہیں۔ کہ میرے ایک نہیں دو۔ دو مکان قادیان میں موجود ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ ہاں مجھے معلوم ہے۔ ایک کا نام کنج عافیت ہے اور دوسرے کا الصفّہ میں نے کہا پھر تم نے مجھے کیوں روکا اس نے ہنسکر کہا۔ کہ یہ دھوکے کسی اور کو دینا۔ کیا تو نے یہ مکان اپنے رہنے اور آرام و آسائش کے لئے بنائے تھے یا نہیں۔ میں نے کہا ہاں اسی لئے اس نے کہا اسی لئے تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر تم یہ مکان اس نیت سے بناتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وسع مکانک کی وحی نازل ہوئی ہے۔ اور مجھے اس کی تعمیل میں مکان بنانا چاہیئے۔ یا قادیان کی رونق اور ترقی کی نیت سے مکان بنایا ہوتا۔ یا اس لئے کہ یہ جائیداد سلسلہ کی مضبوطی کے لئے اور آئندہ بوقت ضرورت دین کے کام آئے گی۔ تب تم بے شک اندر جا سکتے۔ اور تحریک جدید کا مطلب پورا کرتے۔ تم نے تو ایسی ہی نیت سے یہ مکان بنائے ہیں جس طرح یہاں کے غیر احمدی یا ہندو یا سکھ بنا لیتے ہیں۔ یعنی صرف اپنے نفس کے آرام کے لئے اور طبعی تقاضا پورا کرنے کے لئے اور بس۔ حالانکہ ہر ہر اینٹ لگاتے وقت تم کو ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کہنا چاہئے تھا۔ اور ان مکانات کو اس طرح تعمیر کرنا چاہئے تھا جس طرح کعبہ تعمیر کیا گیا تھا۔ پھر تم الٰہی قبولیت اور اجر کے مستحق ہوتے۔ یونہی ایک نفسانی کام کرنا اور اندر جانے کی امید رکھنا تمہاری عمر اور تمہارے علم کے آدمی پر سجتا نہیں۔ جاؤ آگے۔ اب یہ دروازہ بند ہوتا ہے۔ میں سخت روسیہ اور شرمندہ ہوکر آگے چلا۔ اب صرف ایک دروازہ آگے تھا۔ اگر وہاں سے داخلہ نہ ہوا۔ تو پھر ظلمت تاریکی اور ہلاکت۔ اور چاروں طرف دیکھتا ہوں۔ تو سب رفیق طریق کسی نہ کسی دروازہ سے اندر داخل ہو چکے تھے اور چند گنتی کے لنگڑے لولے۔ نابینا اپاہج ضعیف العمر باقی رہ گئے تھے۔ میں اس جماعت کو دیکھکر سخت گھبرایا۔ اور مجھے موت اپنے سامنے نظر آنے لگی۔ ایک دروازہ اور صرف ایک دروازہ کھلا۔ باقی سب بند۔ آخری مرحلہ اور رفیق ایسے بال و پر شکستہ میرا ایک ایک قدم من من بھر کا ہوگیا۔ مگر کیا کرتا۔ چار و ناچار روانہ ہوُا۔ جیسے کوئی تلوار کی دھار پر چلتا ہو۔ اور نیچے اس کے دوزخ ہو۔ ہر ہر قدم پر دُعا کرتا جاتا تھا۔ اور ان سب لوگوں سے کہتا تھا۔ کہ یارو دعا کرو یہ وقت بڑا سخت ہے۔ اور تمہارے پاس تو کچھ عذر بھی ہے۔ مگر میرے پاس کچھ نہیں وہ بیچارے بھی کچھ ہُوں ہاں کرتے تھے کیونکہ ہر ایک کو نفسی نفسی پڑی تھی۔ مگر میرا سب سے زیادہ بُرا حال تھا۔ ایسا اضطراب ایسا اضطرار کہ شاید ایک بچہ جننے والی کو دردِ زہ کے وقت بھی نہ ہوگا۔ واپس چلا جاؤں؟ ہرگز نہیں۔ چاہے مر جاؤں۔ ایک کوشش ضرور کروں گا۔ چاہے سر ٹوٹ جائے یا جان نکل جائے۔ مگر اس دروازہ پر ٹکریں ضرور ماروں گا۔ چاہے کچھ کرنا پڑے۔ اندر جانا ہے۔ یا تخت یا تختہ وہ جو آگ اندر تھی۔ وہ مجھے کھینچ رہی تھی۔ اور وُہ جو دہکتے ہوئے انگارے دروازوں میں سے نظر آتے تھے۔ وہ مجھے اندر بلا رہے تھے۔ غرض میں

اللہ پر بھروسہ کرتا ہُوا اور اسی کا نام لیتا ہُوا

نظیر سونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور ریپٹ کی نئی اور پرانی مشینوں اور ان کے تمام پرزہ جات کی خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے۔ پرانی مشینوں کی مرمت بھی اعلےٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library

اور اسی طرح آگے روتا ہوا اس دروازہ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں یہ لکھا ہوا تھا۔

مطالبہ نمبر ۱۹ - دعا اور خاص دعا

اور نیچے لکھا تھا۔ کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے وہ بھی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس ایسے مومن پیدا کر دے جو احمدیت کے نام پر دنیا کو فتح کر لیں۔

دربان نے ایک ایک کر کے وہ سب لنگڑے لولے اندھے اپاہج بڈھے اندر گذار دیے۔ میں نے بھی اسے دھوکا دینے کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور لنگڑا کر چلنے لگا۔ اور دل میں کہا کہ آخر میں بھی تو بہت دعائیں کیا کرتا ہوں۔ اور اپنی اکثر دعائیں سنگین شکل اور دعا جزانہ الفاظ کا فریب دے کر قبول کرا لیا کرتا ہوں۔ چلو اسی طرح داؤ چلا کر یہاں بھی اندر چلیں تو شاید رسائی ہو جائے اب تو ایسی بے قراری اندر جانے کی تھی کہ میں ہر ناجائز حیلہ اور ہر قابل شرم حرکت استعمال کرنے کے لئے تیار تھا۔ مگر آہ قسمت کہ دربان نے سب کو گذار کر صرف میرا ہاتھ ہی پکڑ لیا اور کہا۔ کہ جناب مصنوعی اندھے اور مکار لنگڑے صاحب! ذرا ادھر آجائیے آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔

This was the last straw on camel's back. میں Collapse ہو گیا اور منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ یاس و ناامیدی کی گھٹا چاروں طرف سے ہجوم کر کے آگئی کہیں سے بھی کوئی شعاع امید نہ دکھائی دیتی تھی۔ ظلمت۔ کامل ظلمت بکامل ترین ظلمت۔ اتنے میں معلوم ہوا کہ آج تیسرا سال شروع ہے اور یہ دروازہ بھی بند ہونے کو ہے۔ بلکہ دروازہ کی حرکت کی آواز بھی میں نے محسوس کی۔ اس وقت میں دنیا سے بالکل منقطع تھا۔ ہر راستہ میرے پر بند تھا۔ اور ضاقت علی الارض بما رحبت کی تصویر بنا ہوا تھا کہ میرے دل میں یکایک بجلی کی طرح ایک خیال آیا کہ اس دعا کے دروازہ کو بھی دعا سے ہی کھولو۔ اور آخری کوشش کر لو شاید کوئی رحم ہو جائے۔ میں نے وہیں بیٹھے لیٹے زمین پر لوٹنا شروع کیا اور میری ایک چیخ آسمان پر تھی اور دوسری زمین پر اس کے بعد میں نے یوں دعا کرنی شروع کی کہ

اے آنکہ میرے واقف اسرار ہو تمہی
دلبر تمہی۔ نگار تمہی یار ہو تمہی
کوئی نہیں جو رنج و الم سے کرے رہا
یاں دشمن بہت ہیں پہ دلدار ہو تمہی
دروازہ اور کوئی بھی آتا نہیں نظر
جاؤں میں کس طرف کہ جو بیزار ہو تمہی
اعمال ہیں نہ مال نہ کوئی شفیع ہے
اب بات تب بنے جو مددگار ہو تمہی
تم سے نہ گر کہوں تو کہوں کس سے جا کے اور
اچھا ہوں یا برا مری سرکار ہو تمہی
اب لاج میری آپ کے ہاتھوں میں ہے فقط
ستار ہو تمہی مرے غفار ہو تمہی
درماندہ رہ گیا ہوں غضب تو یہی ہوا
کرنا مدد! کہ چارہ آزار ہو تمہی
یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

اے میرے رب اے میرے قادر مطلق رب یہی آخری دروازہ تھا اب یہ بھی بند ہونے لگا ہے۔ میری بے قراری میری محرومی اور میری بدنصیبی کو دیکھ۔ ۱۹ دروازوں میں سے کوئی دروازہ مجھے قبول نہیں کرتا۔ اب میرے لئے صرف وہی جہنم ہے اور بس۔ یاس یاس۔ صرف میں اکیلا اور تنہا رہ گیا ہوں اور باقی سب ساتھی بامراد ہو گئے۔ میرے دل سے ایک پھونک دینے والا شعلہ نکلا۔ جیسا پہلے ساری عمر کبھی نہ نکلا تھا اور میں روتا ہوا دروازہ کی دہلیز سے لپٹ گیا۔ اور بے اختیار میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ یا اللہ چالیس مومن ایسے پیدا کر دے یا ارحم الراحمین۔ چالیس مومن۔ چالیس مومن۔ چالیس ایسے مومن جیسے تیرا مسیح مانگتا ہے۔ بلکہ ستر غرض اس طرح چالیس مومنوں کے لئے تڑپ تڑپ کر دعا کی کہ اب بھی اس نظارہ کا خیال کر کے میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

اس بے قراری اور اضطرار میں ہی تھا کہ کسی نے مجھے پیچھے سے اپنی گود میں اٹھا لیا۔ میں بھی بے اختیار اسے چمٹ گیا۔ اس کی زلفوں کی خوشبو اور اس کا سورج کی طرح کا روشن چہرہ اس کے ہاتھوں کی نرمی اور گرمی مجھے اب تک یاد ہے۔ میرے دل بلکہ سارے جسم میں محبت کی سنسنیاں اٹھنے لگیں اور میں اپنی ساری مصیبت بھول گیا۔ اس نے کہا۔ اس طرح ابھی نہ چمٹ جب تک تحریک جدید کی آتش عشق میں سے نہ گذر لے۔ میں نے کہا کہ یہ لوگ دروازہ بند کرنے لگے ہیں خدا کے لئے اپنے اس پیارے منہ کے صدقے تم اپنے ہاتھ سے مجھے اس کے اندر ڈال دو۔ اس پر اس اٹھانے والے نے کہا ؎

کھول دو در ہماری رحمت کے
ایک امیدوار رہتا ہے

یہ کہنا تھا۔ کہ انیسوں کے انیسوں دروازے کھٹ کھٹ کر کے سب کھل گئے فرمایا کہ کس دروازہ سے اندر جانا چاہتا ہے میں نے کہا کہ جس دروازہ پر تم ملے ہو اس نے مسکرا کر مجھے کہا کہ تو بڑا مکار اور خوشامدی ہے اور مجھے تو تیرے لنگڑے اور اندھے بننے پر بے اختیار ہنسی آگئی تھی۔ میں نے کہا تم نے پہلے ہی مجھے ان کی مکن عظیم میں شامل کر رکھا ہے اس لئے میں بھی مجبور رہوں۔ آخر اس ذات بابرکات نے ایک فوق العادت طاقت کے ساتھ مجھے اندر پھینک دیا اور آخری الفاظ جو میں نے سنے وہ یہ تھے کہ جا

تیری دعا چالیس کی بھی منظور ہو گئی

اور ایک اور فقرہ کہا جو میں دہرا نہیں سکتا۔

میں اندر مالک کے قدموں میں مردہ کی طرح آ پڑا۔ میرا آنا تھا کہ وہ سب آگ گلزار ہو گئی۔ اور مالک بدل کر رضوان بن گیا۔ اور رضوان کی شکل محمود کی طرح تھی۔ (رضوان جنت کے منتظم فرشتہ کا نام ہے جو وہی ظل ہے مالک یوم الدین کا۔) اس کے بعد یہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا۔ مگر میرا تکیہ اور میری آنکھیں دونوں گیلے تھے۔ اور میں سجدہ میں پڑا ہوا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

سوائے میرے عزیز و اور پیارے احمدی دوستو جو ابھی احاطہ سے باہر کھڑے ہو ایک بات توجہ سے سن لو۔ یہ تمہاری غلطی ہے جو تم نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ یہ مطالبات اختیاری ہیں۔ یہ اختیاری نہیں بلکہ جبری سے زیادہ سخت ہیں۔ جب خلیفہ وقت نے کہا کہ میں تم سے یہ مطالبات کرتا ہوں تو پھر اختیار کہاں باقی رہا۔ بلکہ حکم سے بڑھ کر درجہ ایسے مطالبات کا ہو گیا۔ کیونکہ اختیار سے بڑھ کر حکم ہوتا ہے اور حکم سے بڑھ کر اختیاری مطالبہ ہوتا ہے تم مطالبہ کے لفظ کے معنے پر غور کرو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پھیلا دے اور تم نہ دو اور یہ کہہ دو کہ دینا ہماری مرضی پر ہے۔ بے شک ایسا کہنے سے خاموشی کے ساتھ وہ دست سوال واپس چلا جائے گا۔ مگر وہ خالی نہیں واپس جانے لگا۔ بلکہ ساتھ تمہارا ایمان تمہارا تقویٰ تمہاری نیکی اور تمہاری خیر و برکت سب کھینچ کر لے جائے گا۔

یاد رکھو کہ تحریک جدید احمدیت کا لب لباب ہے۔ یا اس کی جان ہے اور احمدیت تو ایمان ہے۔ مگر تحریک جدید اس کی روح ہے۔ یعنی عشق کیا ترک دنیا۔ اموال کی قربانی وقت کی قربانی۔ علم کی قربانی۔ اولاد کی قربانی۔ تبلیغ کے لئے ہر ممکن کوشش اور جدوجہد۔ ہر وقت دیوانوں کی طرح ہر شخص کا خدمت دین اور کام میں لگے رہنا اور دشمنوں کے حملہ کا دفاع کرتے رہنا۔ اور آئندہ کے لئے احمدیت کے قلعہ کی دیواروں اور فصیلوں کو مستحکم اور مضبوط کرتے رہنا اور اس قدر مصروفیت کہ کوئی فرد جماعت بھی بے کار نہ رہے

Digitized by Khilafat Library